

تفسیر خاکم لہندین

اور

بزرگانِ سلف

از

مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

الناشر

نظارت اشاعت لطیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ لہوہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

(حضرت مولانا قاضی محمد زید صاحب فاضل کے قلم سے)

"تفسیر خاتم النبیین اور بزرگان سلف" کے موضوع پر دسمبر ۱۹۷۷ء کے جلسہ سالانہ پر مولوی دوست محمد صاحب فاضل سلسلہ احمدیہ نے تقریر کی، جسے ہم بصورت مقالہ کتابی صورت میں ترجمہ و اضافہ کے ساتھ پیش کر رہے ہیں تاہم قارئین کرام کے لیے زیادہ سے زیادہ علم و معرفت کا وسیلہ بنے۔ اس تقریر میں جو حوالہ جات بزرگان سلف (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے درج کئے گئے ہیں وہ ان کے اپنے ذوق اور علم کے مطابق ہیں۔ ہو سکتا ہے کسی قاری کو ایسے کسی حوالہ سے جزوی اختلاف ہو اور ہم بھی اُن سارے حوالہ جات کے متعلق یہ ذمہ داری لینے کے لیے تیار نہیں کہ ہم بزرگان سلف کے بیان کردہ مضامین سے من و عن اتفاق رکھتے ہیں۔

بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ یہ سب حوالہ جات بحیثیت مجموعی احمدیت کے مؤید ہیں اُسکے مخالف نہیں۔ پس کسی جزئی امر میں ان سے اختلاف کیا جاسکتا ہے، لیکن بحیثیت مجموعی ہمیں اُن سے اتفاق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مقالہ کو قبولیت بخشے اور اس کے پڑھنے والوں کو جو نیک نیتی کے ساتھ اس کا مطالعہ کریں اپنی لازوال برکات سے نوازے، اور مقالہ نویس کی سعی کو دنیا و آخرت میں قبول فرمائے، اَللّٰهُمَّ آمین۔

قاضی محمد زید

ناشر اشاعت لطیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ریلوے

(۱۲ اپریل ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۷۸ء)

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۰	۴۔ پہلے فیض کو بند اور نئے کمالات کو جاری کرنیوالا	۷	حیرت انگیز کلام
۳۱	۵۔ کمالات نبوت کا جامع	۸	غیر محمد و معارف قرآنی
۳۳	۸۔ کمالات خداوندی کا غالب	۱۰	پر معارف تفسیر
۳۴	۹۔ کمالات علمی و عملی کا اصل	۱۲	خاتم النبیین کا دائمی معجزہ
۳۴	۱۰۔ سب نبیوں سے افضل	۱۳	شان نزول
۳۵	۱۱۔ شفاعت کرنے والا نبی	۱۴	آنحضرت روحانی باپ کی حیثیت سے
۳۵	۱۲۔ دعویٰ محبت الہی کی تصدیق کرنے والی ٹہر	۱۵	معراج میں امت کا روح پرور نظارہ
۳۶	۱۳۔ حقیقی نبی	۱۶	خاتم النبیین میں دریائے حقائق
۳۷	۱۴۔ نبیوں کا شہنشاہ اور بادشاہ	۱۷	بزرگان سلف اور خاتم النبیین کے تیس
۳۸	۱۵۔ فیض رسانی میں بے مثال	۱۸	معانی
۳۹	۱۶۔ مراتب کمالات نبوت کا انتہائی مقام	۱۹	تیس معانی کا خلاصہ
۴۰	۱۷۔ آخری روحانی عہدہ	۲۰	۱۔ قیامت میں مقام عبودیت پر فائز
۴۱	۱۸۔ شاہی خزانہ کی ٹہر	۲۱	واحد نبی
۴۲	۱۹۔ کامل راہ نما	۲۲	۲۔ عالم ارواح میں نبیوں پر مہر گانے والا
۴۳	۲۰۔ نبیوں کی زمینیت	۲۳	نبی
۴۴	۲۱۔ محافظ شریعت	۲۴	۳۔ نبیوں کا سرچشمہ
		۲۵	۴۔ نبیوں کو نور نبوت عطا کرنیوالا مشکوٰۃ
		۲۶	خاتمیتِ رتبی اور زمانی
		۲۷	۵۔ نبیوں کے نبی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
		۴۳	۲۲۔ پہلی شریعتوں کا نسخ
۴۴	۳۰۔ فیضانِ خاتمیتِ محمدیؐ کا اہل ترین	۴۴	۲۳۔ واحد شارعِ حقیقی
	ظہورِ مہدی کی صورت میں	۴۴	۲۴۔ ہر نئے دور کا بانی
۴۸	عالمگیر غلبہ اسلام مہدی سے وابستہ ہے۔	۴۵	۲۵۔ آخری مستقل نبی
		۴۵	۲۶۔ آخری شارعِ نبی
۴۹	آخرین میں ایک نبی		حضرت خاتم الانبیاء کا فیصلہ
۴۳	تعجب خیز انکشافات		قاری قرآن اور نبوت
۴۸	پیشگوئی کا شاندار ظہور		ایک سوال
۴۹	شانِ خاتمیتِ محمدیہ کی علی وجہ البصیرت	۵۳	۲۷۔ انسان کامل و اکمل
	منادی	۵۴	۲۸۔ نبیوں کے باپ
۸۵	خلاصہ کلام	۵۵	۲۹۔ نقوشِ نبوت پیدا کرنے والا نبی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ○ (الاحزاب: ۵۶)

حیرت انگیز کلام

ہمارے ہادی، ہمارے مولا، سید الانبیاء، افضل الرسل، فخر المرسلین،
خاتم النبیین، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر نبوت کا دامن
قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اسی لیے خداوند علیم و حکیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو قرآن کریم جیسا حیرت انگیز کلام عطا فرمایا، جو غیر محدود حقائق اور معارف
اپنے اندر رکھتا ہے۔

غیر محدود معارف قرآنی

یہی وہ حقیقت ہے جس کی طرف حضرت امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ (شہادت ۲، رمضان ۴۰ھ)
نے اُمتِ مسلمہ کو خاص طور پر متوجہ کیا اور کوفہ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:
اگر میں چاہوں تو سورتِ فاتحہ کی ایسی تفسیر لکھ سکتا ہوں جو شتر اونٹوں
پر بھی بھاری ہو۔^۱

حضرت عبداللہ بن عباسؓ (متوفی ۴۸ھ) کو ایک دفعہ حضرت علیؓ کے بیان رات گزارنے کی سعادت نصیب
ہوئی۔ آپ ساری رات بسم اللہ کی ب کی شرح بیان فرماتے رہے، یہاں تک کہ دن چڑھ گیا۔^۲

۱۔ جواہر الاطلاع ص ۱۶۸ (شیخ مصطفیٰ یوسف سلام شاذلی) طبع مصر ۱۳۵۰ھ

۲۔ زبدۃ الحقائق (از عین القضاۃ ہمدانی) بحوالہ ”ختم الہدیٰ سبل السوی“ ص ۲، مؤلفہ حضرت میاں سید

شاہ محمد مہدویؒ مطبع فردوسی بنگلور ۱۶۹۱ھ

حضرت شیخ عبدالکریم حبلی بمبئی نے انیس جلدوں میں بسم اللہ کے ہر حرف کی تفسیر لکھی ہے۔
قطب الاقطاب غوث اعظم، شیخ الاسلام محی الدین حضرت سید عبدالقادر جیلانی (متوفی ۱۱۰۵ھ)
کی مجلس میں کسی قاری نے ایک آیت پڑھی۔ آپ نے اس آیت کی چالیس تفسیریں بیان فرمائیں۔ اہل مجلس
آپ کے اس کمال علمی پر دنگ رہ گئے۔ ۱

حضرت قاضی ابوبکر محمد بن العربی الاشہلی (متوفی ۵۴۶ھ) "قانون التاویل" میں فرماتے ہیں کہ
قرآن میں ستر ہزار علوم موجود ہیں۔ ۲

حضرت الشیخ الکامل ابو محمد۔ وزہبان شیرازی (متوفی ۷۰۶ھ) نے تفسیر عرائس البیان کے دیباچہ
میں لکھا ہے کہ

خدا تعالیٰ کے اس ازلی کلام کے ظاہر و باطن کی کوئی حد و نہایت نہیں اور نہ
اس کے کمال اور انتہا تک کوئی پہنچ سکا ہے۔ وجہ یہ کہ اس
کے ہر حرف کے نیچے اسرار کا سمندر موجزن ہے اور انوار کی
نہر جاری ہے۔ ۳

کسی نے خوب کہا ہے

جَمِيعُ الْعِلْمِ فِي الْقُرْآنِ الْخَفِيٍّ تَقَاصَرَعَنْهُ أَفْهَامُ الرِّجَالِ

یعنی سب علوم قرآن مجید میں موجود ہیں، لیکن لوگوں کی سمجھ ان سے قاصر ہے۔

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ پرانے بزرگوں کے نزدیک بھی قرآن مجید کی آیات ذو المعارف
ہیں اور کئی وجوہ سے ان کی تفسیر ہو سکتی ہے۔ صرف ایک ہی تفسیر پر انحصار نہیں ہو سکتا۔ جتنا کسی کا
عرفان ہوگا اس کے مطابق اس پر قرآن کریم کے معانی کھلتے جائیں گے۔

چنانچہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد مبارک ہے کہ

۱۔ مکتوبات حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (اردو) ص ۲۵۱ ناشر مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی

۲۔ اخبار الانبیاء اردو ص ۳۵ (حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی) ناشر مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی

۳۔ اتقان نزع ۶۵ لسیوٹی ج ۲ ص ۱۲۹ مطبوعہ مصر ۱۲۷۸ھ

۴۔ ص ۳ مطبع نوکشتور ۱۳۰۱ھ

”لَا تَنْقُضِي عَجَائِبُهُ“^۱
قرآن کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے۔

پھر فرمایا:
”لَا يَكُونُ الرَّجُلُ فَاقِيهَا حُلَّ الْفِقْهِ حَتَّى يَرَى الْقُرْآنَ
وَجُودَهَا كَثِيرَةً“^۲

یعنی کوئی شخص تفقہ فی الدین میں کامل نہیں ہو سکتا جب تک

اُس کی نظر قرآن کے کثیر پہلوؤں تک نہ پہنچے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ قرآن عظیم کی اعجازی شان کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”اے بندگانِ خدا!! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و

حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے

اور ہر ایک زمانہ اپنی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ

معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ

قرآن شریف میں موجود ہے۔۔۔۔۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں

ہو سکتے اور جس طرح صحیفہ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی

پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے

ہیں۔ یہی حال ان صحفِ مطہرہ کا ہے تا خدا تعالیٰ کے قول اور

فعل میں مطابقت ثابت ہو“^۳

^۱ کنز العمال ج ۱ ص ۹۵ - اتقان ج ۲ ص ۱۷۷، نوع ۷۲، مطبوعہ مصر ۱۲۷۸ھ (مطبوعہ حیدرآباد دکن)

^۲ البرہان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۱۰۳ (الامام بدر الدین محمد بن عبد اللہ الزرکشی، مطبوعہ مصر

۱۳۷۶ھ (۱۹۵۷ء)

^۳ ”ازالہ اوہام“ جلد ۱ ص ۳۱۰، ۳۱۱

خود اللہ جل شانہ قرآنی معانی و مطالب کے اس وسیع اور ناپیدا کنار سمندر کی نسبت فرماتا ہے:

رَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمْدَاهُ مِنْ
بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ
حَكِيمٌ ۝ (نعمان: ۲۸)

یعنی اگر زمین کے تمام درختوں کو قلموں میں اور سمندروں کو سیاہی میں بدل
دیا جائے اور پھر سات اُور سمندروں کا پانی بھی سیاہی بنا دیا جائے اور اس سے
کلام اللہ کی تفسیر لکھی جائے تو قلم ٹوٹ جائیں گے اور سمندروں کی
سیاہی بھی خشک ہو جائیگی مگر قرآن کا سمندر پھر بھی بھرا ہی رہے گا اور
اس کے معارف ختم ہونے میں نہیں آئیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ یقیناً غالب
اور بڑی حکمتوں والا ہے۔

پُر معارف تفسیر

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام نے اس آیت کی درج ذیل الفاظ میں
پُر معارف تفسیر فرمائی ہے:-

”خدا تعالیٰ کی پاک اور سچی کلام کو شناخت کرنے کی یہ ایک ضروری نشانی ہے کہ وہ
اپنی جمیع صفات میں بے مثل ہو، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو چیز خدا تعالیٰ سے صادر ہوتی
ہے اگر مثلاً ایک جو کا دانہ ہے وہ بھی بے نظیر ہے اور انسانی طاقتیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں
اور بے مثل ہونا غیر محدود ہونے کو مستلزم ہے یعنی ہر ایک چیز اسی حالت
میں بے نظیر ٹھہر سکتی ہے جبکہ اس کی عجائبات اور خواص کی کوئی حد اور
کنارہ نظر نہ آوے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہی خاصیت خدا تعالیٰ
کی ہر ایک مخلوق میں پائی جاتی ہے مثلاً اگر ایک درخت کے پتے کی

عجائبات کی ہزار برس تک بھی تحقیقات کی جائے تو وہ ہزار برس ختم ہو جائیگا
 مگر اُس پتے کے عجائبات ختم نہیں ہوں گے اور اس میں ستر یہ ہے کہ جو
 چیز غیر محدود قدرت سے وجود پذیر ہوئی ہے اس میں غیر محدود عجائبات
 اور خواص کا پیدا ہونا ایک لازمی اور ضروری امر ہے اور یہ آیت کہ قُلْ
 لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِذًا اِذَا تَكَلَّمْتُ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ
 كَلِمَتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مِذًا اپنے ایک معنی کی رو سے اسی
 امر کی مؤید ہے کیونکہ مخلوقات اپنے مجازی معنوں کی رو سے تمام کلمات اللہ ہی ہیں اور
 اسی کی بنا پر یہ آیت ہے کہ کَلِمَتُهُ اَنْفَهَا اِلٰی مَرْيَحَةٍ كِیونکہ ابن مریم میں
 دوسری مخلوقات میں سے کوئی امر زیادہ نہیں۔ اگر وہ کلمۃ اللہ ہے تو آدم بھی کلمۃ اللہ ہے
 اور اس کی اولاد بھی کیونکہ ہر ایک چیز کُنْ فَيَكُونُ کے کلمہ سے پیدا ہوئی ہے اسی طرح
 مخلوقات کی صفات اور خواص بھی کلماتِ ربی ہیں یعنی مجازی معنوں کی رو سے کیونکہ وہ
 تمام کلمہ کُنْ فَيَكُونُ سے نکلے ہیں سو ان معنوں کے رو سے اس آیت کا
 مطلب ہوا کہ خواص مخلوقات بحید اور بے نہایت ہیں اور جبکہ ہر ایک
 چیز اور ہر ایک مخلوق کے خواص بے حد اور بے نہایت ہیں اور ہر ایک چیز
 غیر محدود عجائبات پر مشتمل ہے تو پھر کیونکہ قرآن کریم جو خدا تعالیٰ کا پاک
 کلام ہے صرف ان چند معانی میں محدود ہو گا کہ جو چالیس پچاس یا مثلاً
 ہزار جزو کی کسی تفسیر میں لکھے ہوں یا جس قدر ہمارے سید و مولیٰ نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زمانہ محدود میں بیان کئے ہوں۔ نہیں بلکہ ایسا
 کلمہ منہ پر لانا میرے نزدیک قریب قریب کفر کے ہے، اگر عہدِ اس پر
 اصرار کیا جائے تو اندیشہ کفر ہے یہ سچ ہے کہ جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے قرآن کریم کے معنی بیان فرماتے ہیں وہی صحیح اور حق نہیں مگر یہ ہرگز سچ نہیں کہ جو کچھ قرآن کریم کے معارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرماتے ان سے زیادہ قرآن کریم میں کچھ بھی نہیں یہ اقوال ہمارے مخالفوں کے صاف دلالت کر رہے ہیں کہ وہ قرآن کریم کے غیر محدودہ عظمتوں اور خوبیوں پر ایمان نہیں لاتے اور ان کا یہ کہنا کہ قرآن کریم ایسوں کے لیے اُترا ہے جو اُمّی تھے اور بھی اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ وہ قرآن شناسی کی بصیرت سے بکلی بے بہرہ ہیں وہ نہیں سمجھتے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم محض اُمیوں کے لیے نہیں بھیجے گئے بلکہ ہر ایک رتبہ اور طبقہ کے انسان ان کی اُمت میں داخل ہیں۔ اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا پس اس آیت سے ثابت ہے کہ قرآن کریم ہر ایک استعداد کی تکمیل کے لیے نازل ہوا اور درحقیقت آیت وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۷

خاتم النبیین کا دائمی معجزہ

برادران اسلام! اس مقالہ میں قرآن عظیم کے غیر محدود حقائق میں سے ایک ایسے زندہ اور دائمی معجزہ کو پیش کرنا مقصود ہے جو قرآن کی اس عظیم الشان سچائی پر قیامت تک کے لیے بُرہانِ ناطق کی حیثیت رکھتا ہے۔

یہ معجزہ ہے خاتم النبیین کا عظیم الشان منصب جس کا دنیا میں پہلی بار اعلان سورہ احزاب میں کیا گیا۔ یہ مقدس اعلان جن مبارک اور پُر تاثیر الفاظ و کلمات میں تھا وہ یہ ہیں :-

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَ

خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (احزاب: ۴۱)

فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر ایک شے کا خوب علم رکھتا ہے۔

شانِ نزول

تفاسیر، احادیث اور تواریخ سے متفقہ طور پر ثابت ہے کہ یہ معرکہ الّاٰ رَا آیت اُن ایام کی یادگار ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ (شہید رحمہ) نے آنحضورؐ کی انتہائی مصالحانہ کوششوں کے باوجود آپ کی پھوپھی زاد بہن زینب بنت جحش کو طلاق دے دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا۔ حضرت امام بیضاوی (متوفی ۶۸۵ھ) فرماتے ہیں:-
یہ ایک ابتلائے عظیم تھی

آنحضرتؐ روحانی باپ کی حیثیت سے

حضرت علی ابن احمد المہامی نے (متوفی ۸۳۵ھ) "لَکِن رَّسُولَ اللّٰهِ" کی تفسیر میں لکن کے حرف کو خاص طور پر بہت اہمیت دی ہے اور یہ بصیرت افروز استدلال فرمایا ہے کہ جہاں شروع آیت میں آپ کے جسمانی باپ ہونے کی نفی کی گئی تھی، وہاں اس حصہ میں بتایا گیا ہے کہ آپ اُمّت کے روحانی باپ ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

لَکِن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوت کے معنی ہیں۔ پس آنحضورؐ اللہ کے رسول ہیں تو آپ اپنی امت پر ویسے ہی شفیق اور ناصح ہیں جیسا کہ باپ اپنے بیٹے کا خیر خواہ ہوتا ہے۔ ۱

اس سے ملتی جلتی تفسیر ندوۃ العلماء ناصر الشریعہ حضرت علی ابن محمد بغدادی (متوفی ۷۴۱ھ) نے تفسیر خازن میں، اور امام جلیل حضرت علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی (متوفی ۷۱۰ھ) نے مدارک التنزیل میں فرمائی ہے۔

ایک عارف کا قول ہے کہ ۲

ہر بلا کیس قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بہادہ است

معراج میں اُمت کا روح پرور نظارہ

دشمنانِ اسلام نے اگرچہ سارا فتنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو بدنام کرنے کے لیے اٹھایا تھا مگر اس کے نتیجہ میں خالق کون و مکان کی طرف سے دنیا کو بتایا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسول بھی ہیں اور خاتم النبیین بھی! جس سے اُن کفارِ مکہ پر زبردست ضرب کاری لگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نعوذ باللہ ابر رکھتے تھے، کیونکہ اس میں خبر دی گئی تھی کہ اگرچہ جسمانی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی (بالغ) نرینہ اولاد نہیں مگر اپنی اُمت کے روحانی باپ کی حیثیت سے آپ کی روحانی اولاد بکثرت ہوگی جیسا کہ آپ کو معراج میں بتایا گیا، چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے کہ جب آنحضرت کو معراج کرائی گئی تو بعض ایسے انبیاء پر آپ کا گزر ہوا جن کے ساتھ ایک ہجوم تھا۔ بعض ایسے تھے جن کے پاس صرف چند لوگ جمع تھے اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا (غالباً حنظلہ نبی بھی انہیں میں سے ہونگے جن کی نسبت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ برابر قوم نے انہیں نہایت بیداری سے ذبح کر کے اُن کا گوشت پکایا اور پھر مزے لے لیکر اسے کھایا اور اس کا شور یہ استعمال کیا۔)

سیر معراج میں حضور علیہ السلام کا گزر ایک بہت بڑے مجمع پر ہوا۔ پوچھا کون ہیں؟ جبریل نے عرض کیا، موسیٰ اور ان کی قوم ہیں، یسین یا رسول اللہ اپنا سر ذرا اوپر اٹھائیے، فرماتے ہیں دیکھتا کیا ہوں کہ اتنا عظیم الشان اجتماع ہے کہ سب آفاق کو گھیر رکھا ہے اور کہا گیا کہ یہ آپ کی اُمت ہے۔

عرش کا یہ روح پرور نظارہ دراصل "ذَٰلِكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّیْنَ" ہی کی عملی تفسیر ہے۔

خاتم النبیین میں دریائے خالق

اس پس منظر میں جب ہم بزرگانِ سلف کے افکار و خیالات کی رو سے "خاتم النبیین" کے ارفع ترین اور اعلیٰ ترین مقامِ محمدیت پر غور کرتے ہیں تو ان دو نقطوں میں ہمیں سچ پچ خالق و معارف

کا ایک بتا ہوا دیر یا نظر آتا ہے۔ آپ حیران ہونگے کہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ (متوفی ۸۹۱ھ) نے "الْبَهْجَةُ السَّوِيَّةُ فِي الْأَسْمَاءِ النَّبَوِيَّةِ" میں اور حضرت امام محمد بن یوسف الصامیؒ (متوفی ۹۲۲ھ) نے "سُبُلُ الْهُدَى وَالرَّشَادِ" میں پانچستو اور حضرت شمس الدین محمد ابن قیصرؒ (متوفی ۹۵۱ھ) اور بعض دوسرے اکابر صوفیاء نے ایک ہزار نام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہیں۔

ہاں ہم یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ گزشتہ تیرہ سو سال میں جو مشاہیر اُمت گزرے ہیں انہوں نے سب سے بڑھ کر جس پیارے نام کی تفسیر بیان کی ہے وہ خاتم النبیینؐ ہی ہے۔ اور یہ امر قرآن مجید اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کی محکم دلیل ہے کیونکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے:

وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ۝ (الحجر: ۲۲)

ہمارے پاس ہر شے کے خزانے موجود ہیں، لیکن ہم اسے ایک معین انداز سے ہی نازل کرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے صاف طور پر ثابت ہے کہ ہر شے خصوصاً قرآنی خزائن ضرورتِ زمانہ اور مقتضائے مصلحت و حکمت کے مطابق ہمیشہ ہی اُترتے چلے جاتیں گے علاوہ ازیں خاص طور پر آیت خاتم النبیین کے اندر پہلے سے ہی یہ پیشگوئی موجود ہے کہ

"كَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا"

یعنی اللہ تعالیٰ ہر شے کو پوری طرح جانتا ہے۔ اُسے علم ہے کہ خاتم النبیین کے اندر کیا کیا اسرار، معارف اور حقائق چھپے ہوئے ہیں اور کس زمانہ میں کن بندگان الہی، عشاقِ قرآن اور خدامِ خاتم الانبیاء کے ذریعہ اُن کا ظہور مقدّر ہے۔ ۹۹۹

۱۔ مرقاة شرح مشکوٰۃ جلد ۵ ص ۳۷۵ (امام علی القاریؒ)

"سُبُلُ الْهُدَى وَالرَّشَادِ" جلد نمبر ۱ ص ۵۰۰ مطبوعہ قاہرہ ۱۳۹۲ھ

مواہب اللدنیہ جلد نمبر ۱ ص ۱۸۲ (للقسطلانیؒ) مصر ۱۳۲۶ھ

بزرگان سلف اور آیت خاتم النبیین کے تفسیر معانی

جن جلیل القدر بزرگوں نے مقام خاتم النبیین پر روشنی ڈالی ہے ان میں "مدینہ علم کے باپ" یعنی حضرت علیؑ ابن ابی طالب جیسے خلیفہ راشد (شہید)، رمضانؑ (حضرت علامہ راغب اصفہانی (متوفی ۵۰۲ھ) جیسے امام نعت، قطب الاقطاب حضرت سید عبدالقادر جیلانیؑ (متوفی ۵۶۱ھ) جیسے آفتاب طریقت، حضرت ابوالحسن شریف رضیؑ (متوفی ۴۲۶ھ) حضرت شیخ فرید الدین عطارؑ ہمدانی (متوفی ۶۲۶ھ) حضرت محی الدین ابن عربیؑ (متوفی ۶۳۸ھ) حضرت مولانا جلال الدین رومیؑ (متوفی ۶۷۲ھ) حضرت سنونی عبدالرزاق کاشانی (متوفی ۴۳۵ھ) حضرت سید عبدالکریم جیلانیؑ (ولادت ۴۷۶ھ) حضرت شاہ بدیع الدین مدار (متوفی ۸۵۱ھ) حضرت شاہ عالم (متوفی ۸۸۰ھ) حضرت عبدالرحمن جامیؑ (متوفی ۸۹۸ھ) حضرت حسین بن علی واعظ کاشفیؑ (متوفی ۹۱۰ھ) حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؑ (متوفی ۹۷۷ھ) حضرت علامہ فتح اللہ کاشانیؑ (متوفی ۹۸۸ھ) حضرت مجد الف ثانیؑ (متوفی ۱۰۳۴ھ) اور حضرت سید منظر علی شاہؑ (متوفی ۱۲۹۹ھ) جیسے صوفیاء عظام، حضرت امام فخر الدین رازیؑ (متوفی ۶۰۶ھ) اور حضرت علامہ الشیخ اسماعیل حقی البردسویؑ (زمانہ بارہویں صدی ہجری) جیسے مفسر، حضرت علامہ عبدالرحمن ابن خلدونؑ (متوفی ۸۰۸ھ) اور حضرت امام زرقانیؑ (متوفی ۱۱۲۲ھ) جیسے مورخ، حضرت امام محمد بن یوسف صالحی اشامیؑ (متوفی ۹۴۲ھ) جیسے سیرت نگار، حضرت امام تقی الدین سبکیؑ (متوفی ۷۵۶ھ) جیسے علماء ربانی، حضرت امام محمد طاهر گجراتیؑ (متوفی ۹۸۶ھ) جیسے محدث، حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؑ (متوفی ۹۱۱ھ) اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؑ (متوفی ۱۲۷۱ھ) جیسے مجدد اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؑ (متوفی ۱۲۹۷ھ) اور حضرت مولانا عبدالحیؑ امام اہلسنت (متوفی ۱۳۰۴ھ) جیسے متکلم اسلام شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنی علوم کے حصول کے لیے صاحب عرفان ہونا ایک بنیادی شرط قرار دی ہے۔

جیسا کہ فرمایا:

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ۝ لَا يَمَسُّهُ

إِلَّا السُّطُورُونَ ۝ تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (الواقعه: ۸۰-۸۱)

یقیناً یہ قرآن کریم ایک چھپی ہوئی کتاب میں ہے۔ یعنی اس میں دقیق اشارات

عجائب اسرار اور مخفی در مخفی نکات پاتے جاتے ہیں جو انہی پر کھلتے ہیں جو اس کے حضور

پاک اور مٹھر قرار پاتے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآن مجید رب العالمین خدا کی طرف سے ہے۔

چنانچہ یہ سب انخیا و ابرار جن کے اسماء گرامی میں نے ابھی بتائے ہیں اسی پاک اور مٹھر گروہ میں شامل تھے۔ جن پر حسب استعداد و مراتب انوار قرآنی کا نزول ہوا اور انہیں کشف والہام میں بھی قرآنی علوم سکھائے گئے جیسا کہ ان کی تحریرات و فرمودات سے بھی پتہ چلتا ہے کہ

حضرت شیخ الشیوخ سلطان العارفین فرید الدین گنج شکرؒ کا فرمان ہے کہ:

"عالم وہ ہے جسے نبوی علم حاصل ہو۔ اور نبوی علم آسمانی ہے جو آنحضرتؐ کو وحی سے سکھایا گیا۔" ۱

قدوة السالکین حضرت شیخ عثمان فرماتے ہیں:

آنکہ از حق یا بد الہاماً جواب ہرچہ فرماید بود عین صواب ۲

جو شخص حق تعالیٰ سے بذریعہ الہام جواب پاتا ہے، جو وہ کہے سچ وہی ہے۔

حدیث نبوی میں ہے۔

"إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَعْدَ خَيْرٍ طَهْرَةً قَبْلَ مَوْتِهِ قَالُوا وَمَا طَهْرٌ
الْعَبْدُ؟ قَالَ عَمَلٌ صَالِحٌ يُلْهِمُهُ إِيَّاهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ عَلَيْهِ" ۳

جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے لیے خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اپنی موت سے پہلے مٹھر بنا دیتا ہے عرض کیا گیا بندہ کا پاک و مٹھر ہونا کیا ہے ارشاد فرمایا عمل صالح جس کا خدا اسے الہام کرتا ہے یہاں تک کہ اسی عمل کے دوران وہ اسے اپنے پاس بلا لیتا ہے۔

ایک اور حدیث ہے۔

"إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَعْدَ خَيْرٍ فَقَمَّةً فِي الدِّينِ وَالْهَمَّةُ دُسْدَاءُ" ۴

جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں تفقہ بخشتا ہے اور اپنی ہدایت سے اسے بذریعہ الہام مطلع فرماتا ہے۔

۱۔ "فتوحات کبیر" جلد ۱ (دیباچہ) تنبیہ المغترین ص ۱۸۲ (تطب ربانی حضرت عبدالوہاب شرانیؒ طبع مصر)

۲۔ "راحت القلوب" اردو ص ۵۳ تصنیف سلطان العارفین محمد نظام الدین بدایونی ناشر الشوالے کی قومی دکان لاہور طبع پنجم

۳۔ چہل مکتوب اردو ص ۱۳ (حضرت شیخ عثمان جالندھریؒ) مطبوعہ بازار کشمیری لاہور

۴۔ معجم الصغیر للسیوطی ج ۱ ص ۱۶ (المکتبہ الاسلامیہ لائل پور رفیصل آباد) پاکستان ۵۔ ایضاً

ان بزرگوں کو قرآن و حدیث پر تدبیر اور کثوف و الہامات کی تجلیات سے جو آسمانی فیض حاصل ہوا اس کی بدولت انہوں نے ”خاتم النبیین“ کے پرمعارف حروف کے نیچے پوشیدہ خزانے میں سے ایسے ایسے بیش قیمت اور چمکتے ہوئے لعل، یاقوت، زمرد، الماس اور جواہرات پیش کئے ہیں کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ یہ بہت وسیع مضمون ہے جس کی تفصیلات و جزئیات کو یکجا اور مرتب کرنے کے لیے ایک ادارہ چاہیے جو دنیا کی جدید لائبریریوں سے استفادہ کے علاوہ بغداد، قاہرہ، شیراز، طرابلس، بخارا، حلب، مراغہ اور اندلس کے قدیم اسلامی مراکز کی پرانی کتابوں کا کھوج نکال کر اس پر مزید تیسرچ کرے۔

جہاں تک مجھ نا پیر اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ چاکر اور کفشی بردار کا تعلق ہے۔ یہ عاجز ایک ابتدائی اور سرسری تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ اُمت محمدیہ کے مسئلہ بزرگوں نے تیرہ صدیوں میں مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے ”خاتم النبیین“ کے تئیس معنی بیان کئے ہیں۔ یہ تمام معانی جن سے آنحضرت کے عالی مقام اور آپ کے فیوض و برکات اور الوار و

تاثرات کا کسی حد تک اندازہ ہوتا ہے، قرآن و حدیث ہی سے ماخوذ اور انہی کی لطیف تفسیر ہیں۔ قرآن کامل و مکمل کتاب ہے جو اپنی تفسیر آپ کرتی ہے اور آنحضرتؐ نے کوئی زائد تعلیم ہرگز نہیں دی سب احادیث مجملات و اشارات قرآن کی تفصیل اور کسی نہ کسی آیت کی شرح ہیں اور قرآن سے باہر ہرگز نہیں، مگر یہ ایک مستقل مضمون ہے جس کی طرف اس جگہ صرف اشارہ ہی کیا جاسکتا ہے۔

تئیس معنوں کا خلاصہ

اب میں ان تئیس معانی کا خلاصہ عرض کرتا ہوں جو بزرگان اُمت رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خاتم النبیین کے بیان فرماتے ہیں:-

۱۔ قیامت میں مقام عبودیت پر نائز ہونے والا واحد نبی۔

۲۔ عالم ارواح میں نبیوں پر مہر لگانے والا نبی۔

۳۔ نبیوں کا سرچشمہ۔

۴۔ نبیوں کو نور نبوت عطا کرنے والا مشکوٰۃ

۵۔ نبیوں کے نبی۔

۶۔ پہلے فیض کو بند اور نئے کمالات کو جاری کرنے والا نبی۔

- ۷۔ کمالاتِ نبوت کا جامع
 - ۸۔ کمالاتِ خداوندی کا قالب
 - ۹۔ کمالاتِ علمی و عملی کا اصل
 - ۱۰۔ سب نبیوں سے افضل
 - ۱۱۔ شفاعت کرنے والا نبی
 - ۱۲۔ دعویٰ محبتِ الہی کی تصدیق کرنیوالی مہر
 - ۱۳۔ حقیقی نبی۔
 - ۱۴۔ نبیوں کا شہنشاہ اور بادشاہ ہفت اقلیم
 - ۱۵۔ فینسِ رسائی میں بے مثال
 - ۱۶۔ مراتبِ کمالاتِ نبوت کا انتہائی مقام
 - ۱۷۔ آخری روحانی عہدہ
 - ۱۸۔ شاہی خزانہ کی مہر
 - ۱۹۔ منقذِ نبوت
 - ۲۰۔ نبیوں کی زینت
 - ۲۱۔ کامل راہ نما
 - ۲۲۔ پہلی شریعتوں کا ناسخ
 - ۲۳۔ واحد شارعِ حقیقی
 - ۲۴۔ ہر نئے دور کا بانی
 - ۲۵۔ آخری مستقل نبی۔
 - ۲۶۔ آخری شارعِ نبی
 - ۲۷۔ انسانِ کامل
 - ۲۸۔ نبیوں کے باپ
 - ۲۹۔ نقوشِ نبوت پیدا کرنیوالا نبی
 - ۳۰۔ فیضانِ خاتمیت کا اکمل ترین ظہور مہدی کی صورت میں ہوگا۔
- اب ان معنوں کی تشریح بزرگانِ اُمت کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔

۲۰

۱۔ قیامت میں مقام عبودیت پر فائز واحد نبی

تیسری صدی ہجری کے نامور عالم ربانی اور صوفی کامل حضرت شیخ عبداللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی (متوفی ۳۲۰ھ) کتاب "ختم الاولیاء" ص ۳۳۸ پر فرماتے ہیں :

حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ بِحَقِيقَةِ قَوْلِهِ تَعَالَى وَلِبَشَرِ الَّذِينَ آمَنُوا
أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَشَهِدَ اللَّهُ لَهُ بِصِدْقِ
الْعُبُودِيَّةِ فَإِذَا بَرَزَ الدِّيَّانُ فِي جَلَالِهِ وَعَظَمِيَّتِهِ فِي
ذَلِكَ الْمَوْقِفِ وَقَالَ يَا عِبْدِي إِنَّمَا خَلَقْتُكُمْ لِلْعُبُودَةِ ،
فَهَاتُوا الْعُبُودَةَ ! فَلَمْ يَبْقَ لِأَحَدٍ حِسٌّ وَلَا حَرَكَةٌ مِنْ هَوْلِ
ذَلِكَ الْمَقَامِ إِلَّا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِذَلِكَ الْقَدَمِ
الرَّصْدِ الَّذِي لَهُ يَتَقَدَّمُ عَلَى جَمِيعِ صُفُوفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
لِأَنَّهُ قَدْ آتَى بِصِدْقِ الْعُبُودِيَّةِ لِلَّهِ تَعَالَى فَيَقْبَلُهُ اللَّهُ مِنْهُ وَ
يُبْعَثُهُ إِلَى الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ عِنْدَ الْكَرْسِيِّ فَيُكْشَفُ الْغِطَاءُ عَنْ
ذَلِكَ الْخَتَمِ فَيَحِيطُهُ النُّورُ وَشِعَاعُ ذَلِكَ الْخَتَمِ يَبِينُ عَلَيْهِ
وَيَنْبَعُ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ مِنْ الثَّنَاءِ مَا لَمْ يَسْمَعْ بِهِ أَحَدٌ
مِنْ خَلْقِهِ حَتَّى يَعْلَمَ الْأَنْبِيَاءُ كُلُّهُمْ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ أَعْلَمَهُمْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ أَوَّلُ خَطِيبٍ وَأَوَّلُ
شَفِيعٍ فَيُعْطَى لِوَاءِ الْحَمْدِ وَمَقَاتِمِ الْكَرَمِ فَلِوَاءِ الْحَمْدِ لِعَامَّةِ
الْمُؤْمِنِينَ ، وَمَقَاتِمِ الْكَرَمِ لِلْأَنْبِيَاءِ وَلِخَاتَمِ النَّبُوَّةِ بِدْءُ عَوْشَانِ
عَمِيقٍ أَعَمَّقَ مِنْ أَنْ تَحْتَمِلَهُ لَه

ترجمہ :- خاتم النبوت مخلوق پر خدا کی حُجَّت ہے اس فرمان ربانی کے مطابق کہ
”وَلِبَشَرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ“

اللہ تعالیٰ نے آپ کے صدق عبودیت کی گواہی دی اور اس وقت جبکہ خدا تعالیٰ اپنی عظمت و جلال کیساتھ ظہور کرے گا، وہ فرمائے گا "اے میرے بندو میں نے تمہیں صرف عبودیت کے لیے پیدا کیا تھا سو تم عبودیت پیش کرو۔ اُس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اس مقام کے خوف سے سب بے حس و حرکت ہو جائیں گے (اُن پر سکتہ طاری ہوگا) مگر آنحضرت قدم صدق کے باعث جملہ انبیاء و مرسلین کی صفوں کے آگے تشریف فرما ہونگے اور اللہ تعالیٰ صدق عبودیت کی بدولت آپ کی عبودیت کو شرف قبول بخشے گا۔ اور اپنی کرسی کے پاس آپ کو مقام محمود پر سرفراز فرمائے گا۔ پھر اس ختم (مہر) سے پردہ اٹھایا جائیگا تو نور آپ کا احاطہ کر لے گا اور اس ختم (مہر) کی شعاعیں آپ پر ضور فشاں ہوں گی۔ تب ایک ایسی شہداء کا چشمہ آپ کے قلب مبارک سے پھوٹ کر آپ کی زبان مبارک پر رواں ہوگا کہ ویسی شہداء مخلوق خدا میں سے کسی نے کبھی نہ سنی ہوگی۔ یہاں تک کہ جملہ انبیاء اس حقیقت سے مطلع ہو جائیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے بارہ میں اُن سب سے زیادہ عرفان رکھتے ہیں۔ لہذا خطیب اول اور شفیع اول کا منصب آپ ہی کو عطا ہوگا اور حمد کا جھنڈا اور سخاوت کی چابیاں آپ کو دی جائیں گی۔ بوائے حمد عام مومنوں کے لیے ہوگا اور سخاوت کی چابیاں انبیاء کے لیے۔ خاتم النبوة کی اتنی بلند و ارفع شان ہے کہ تم اس کے متحمل ہی نہیں ہو سکتے۔ تاہم امید ہے اس کی جس قدر بھی شان بیان کی گئی ہے تمہارے لیے اتنی ہی کافی ہے۔

یا صاحب الجہال ویا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمہ
لا یکن النصار کم کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

۲۔ عالم ارواح میں نبیوں پر مہر لگانے والا نبی

مسلم سپین کے ممتاز مفسر و پیشوائے طریقت حضرت ابن عربیؒ (متوفی ۶۳۸ھ) "شجرة الکون" کے صفحہ ۷ پر اس میثاق کا ذکر کر کے جو ازل میں انبیاء سے لیا گیا تھا فرماتے ہیں:

"اخذ الميثاق على تصديقه والتمسك بحبل تحقيقه
جلا عروس شريعته على اتباعه وشيعته ثم ختم نبوته
الانبياء وبكتابه الكتب وبرسالته الرسل فمن احتمى بحبل
شريعته سلم ومن استمسك بحبل ملته عصم" ۱

ترجمہ: (خدا تعالیٰ نے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق اور آپ کی تحقیقات کے رے کو مضبوطی سے پکڑنے کا عہد لیا، اُس نے آپ کی شریعت کے حسن کو آپ کے تابعین پر ظاہر کیا۔ پھر آپ کی نبوت سے تمام نبیوں کی نبوت پر آپ کی کتاب سے تمام کتابوں پر اور آپ کی رسالت سے تمام نبیوں پر مہر تصدیق لگائی، پس جس نے آپ کی شریعت میں پناہ لی وہ بچا لیا گیا اور جو آپ کی ملت کا دامن تھامے رہا وہ محفوظ ہو گیا۔

۳۔ نبیوں کا سرچشمہ

اسلامی بند کے قطب الارشاد حضرت سید مظفر علی شاہؒ (متوفی ۱۲۹۹ھ) "جواہر غیبی" ص ۳، میں فرماتے ہیں:

"از نور او انبیاء پیدا شدند" ۲

ترجمہ: آپ کے نور سے ہی تمام نبی پیدا ہوئے۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ (متوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں کہ:

"خَلَقَ مِنْ عَرْقِ ظَهْرِهِ الْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ"

سب انبیاء و مرسلین آنحضرتؐ کی پشت مبارک کے پسینہ سے پیدا ہوئے

۱ "شجرة الکون" ص ۷، (حضرت محی الدین ابن عربیؒ) طبع استانبول ۱۳۱۸ھ

۲ "جواہر غیبی" ص ۳، از حضرت قطب الارشاد سید مظفر علی شاہؒ مطبع نوکشتور لکھنؤ

۳ الذہر والحسان للسیوطی ص ۲ مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (متوفی ۱۲۹۷ھ) لکھتے ہیں :

"تمام کمالات انبیاء کا نشوونما حضرت خاتم کی ذات سے واجب التسلیم ہے۔"

"دوسرے نبیوں کی نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے فیضیاب ہے اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت دنیا میں دوسروں کی نبوت سے فیضیاب نہیں ہے۔"

اور قطب الارشاد حضرت سید مظفر علی شاہ (متوفی ۱۲۹۹ھ) "جواہر غیبی" ص ۹۳ میں تحریر

فرماتے ہیں :

"ہر نبی کہ بود از آدم تا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جملہ نورِ

نبوت از مشکوٰۃ خاتم النبیین گرفتہ" ۱

ترجمہ: حضرت آدم سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر نبی

نے مشکوٰۃ خاتم النبیین ہی سے نور حاصل کیا۔

نیز فرماتے ہیں :-

"كنت نبياً و آدم بين السماء و الأرض و اكنون اری عالم سفر

فرمودند و در عالم تحقیق پیوستند ہم نبی باشند بکلم لا نبی بعدی چرا کہ

نبوت حضرت ایشان جو ہر لیت و نبوت دیگر عرضی بوی قائم" ۲

ترجمہ: (حدیث ہے) میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم ابھی پانی اور مٹی کے درمیان

تھے اور اگرچہ اب وہ (نبی) اس دنیا سے سفر کر کے عالم تحقیق میں چلے گئے پھر بھی لا نبی

بعدی کے حکم کے ماتحت وہ نبی ہیں کیونکہ آنحضرت کی نبوت جو ہر ہے اور

دوسروں کی نبوت عرضی اور آپ کے طفیل قائم ہے۔

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی کے فرزند حضرت ابوالعباس محمد عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی

۱ "قبلہ نما" ص ۶۳ مؤلفہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی مطبع مجتبیٰ دہلی ۱۳۱۵ھ

۲ "انوار النجوم" ص ۵۶ (ترجمہ مکتوبات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی) ناشران قرآن اردو بازار لاہور

۳ "جواہر غیبی" ص ۹۳ از حضرت سید مظفر علی شاہ مطبع نوکشتور مکتبو

۴ "جواہر غیبی" از حضرت سید مظفر علی شاہ ص ۴۴۴ طبع اول ۱۸۸۷ھ

۱۰۳) بھی فرماتے ہیں کہ

"دیگران چہ انبیاء وچہ غیر شان ہمہ طفیلی دے اند" ۱

"دوسرے سب خواہ وہ نبی ہوں یا غیر نبی اُن کی حیثیت حضور کے طفیلی کی ہے"

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ) کا مشہور شعر ہے۔

مقصود ذات اوست دگر ہا ہمہ طفیل

منظور نور اوست دگر جملگی ظلام ۲

اُپ کی ذات اقدس ہی مقصود حقیقی ہے باقی سب طفیلی ہیں اُپ کا نور ہی

اصل ہے اور سب تاریکی ہے۔

آخری مغلیہ تاجدار بہادر شاہ ظفر (متوفی ۱۲۵۹ھ) نے ختم نبوت کے اسی پہلو پر ان اشعار

میں روشنی ڈالی ہے۔

اے سرورِ دو کون ، شہنشاہِ ذوالکرم

سرخیلِ مرسلین و شفاعتِ کبرِ اُمم

تو تھا سریرِ اورج رسالت پہ جلوہ گر

آدم جہاں ہنوز پس پرودہ عادم

اس تفسیر کا اصل ماخذ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مشہور حدیث ہے جو حضرت امام احمد،

حاکم اور بیہقی نے حضرت عرابیؒ سے روایت کی ہے کہ

"اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ لِنَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اَدَمَ

لَمُنْجِدٌ فِیْ طَیْنَتِہٖ" ۳

ترجمہ: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس وقت سے اُم الکتاب (روح محفوظ) میں

خاتم النبیین ہوں جبکہ آدم ابھی مٹی میں تھے۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) نے "خصائص کبریٰ" جلد نمبر ۱ میں حدیث (کنز

نبیاء و آدم بین الروح والجسد) درج کر کے فرمایا ہے کہ

۱ "خزینۃ المعارف" مرتبہ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صدر شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی حیدرآباد ۱۹۶۳ء

ناشر عبدالغفار مبین کراچی نمبر ۱۲ ۲ ایضاً ص ۲۲

۳ مسند احمد بن حنبل جلد ۴ ص ۱۲۸ مطبوعہ مصر

”اس کا یہ مفہوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ آپؐ آئندہ نبی ہوں گے
 کیونکہ اس سے تو رسول اللہ کی کوئی خصوصیت ثابت نہیں ہوتی وجہ یہ کہ علم خداوندی
 تو ہر شئی پر محیط ہے۔ پس اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آپؐ کی نبوت تکمیل و تخلیق آدمؑ سے
 بھی پہلے تھی یہی وجہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے آنکھ کھولتے ہی عرش الہی پر حضور کا
 اسم مبارک محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا ہے“
 حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی (متوفی ۱۲۹۷ھ) نے ”تہذیر الناس“ میں خاتم النبیین کا
 مذکور مفہوم ایک حدیث نبوی سے اخذ کیا جو یہ ہے :-

”حدیث کُنْتُ نَبِيًّا وَاَدَمُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضَيْنِ بھی اسی جانبِ مشرق ہے
 کیونکہ فرق قدم نبوت اور حدوث نبوت باوجود اتحاد نوعی، خوب جب ہی چسپاں
 ہو سکتا ہے کہ ایک جابہ وصف ذاتی ہو اور دوسری جاعرضی، اور فرق قدم و حدوث
 اور دوام و عروض فہم ہو (یعنی سمجھ میں آجائے) تو اس حدیث سے ظاہر ہے، ہر کوئی
 سمجھتا ہے کہ اگر نبوت کا ایسا قدیم ہونا کچھ آپؐ ہی کے ساتھ مخصوص
 نہ ہوتا تو آپؐ مقام اختصاص میں یوں نہ فرماتے (جیسا کہ حدیث بالا میں

فرمایا ہے) علاوہ بریں حضرات صوفیہ کرام کی یہ تحقیق کہ مرتبی روح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
 تعینِ اول یعنی صفت علم ہے اور بھی اس (حدیث) کے موید ظاہر ہے کہ شاعر کی تربیت
 سے شعر آوے گا اور طبیب کی تربیت سے فنِ طب اور محدث کی تربیت دربارہ
 حدیث مفید ہوگی، فقیہ کی دربارہ فقہ۔ سو جس کی مرتبی صفت العلم ہو جو علم مطلق ہے
 مثل ابصار و اسماع علم خاص و قسم خاص نہیں، تو لاجرم فرد تربیت یافتہ معنی ذات
 پاک محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بھی علم مطلق میں صاحب کمال ہوگی۔“

عبد حاضر کے ایک مشہور عالم جناب مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی (متوفی ۱۳۶۹ھ) کے الفاظ میں اس
 نقطہ نگاہ کا خلاصہ یہ ہے کہ :

”بعض محققین کے نزدیک تو انبیائے سابقین اپنے اپنے عہد میں بھی خاتم
الانبیاء صلعم کی روحانیت غلطی ہی سے مستفید ہوتے تھے جیسے رات کو چاند
اور ستارے سورج کے نور سے مستفید ہوتے ہیں حالانکہ سورج اُس وقت دکھائی نہیں
دیتا اور جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہو جاتے ہیں
اسی طرح نبوت و رسالت کے تمام مراتب و کمالات کا سلسلہ بھی روح محمدی صلعم پر
ختم ہوتا ہے بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ رُتبی اور زمانی ہر حیثیت
سے خاتم النبیین ہیں اور جن کو نبوت ملی ہے آپ ہی کی مرگ
کر ملی ہے“ ۱

خاتمیت رُتبی اور زمانی

واضح ہو کہ خاتمیت رُتبی خاتم النبیین کے اصل معنی ہیں اور خاتمیت زمانی ان معنوں کو آپ
کے جسمانی ظہور میں لاحق ہوئی ہے اس لیے ان دونوں میں لزوم تو قرار دیا جاسکتا ہے۔ تناقص قرار
نہیں دیا جاسکتا۔ یعنی خاتمیت زمانی کے ایسے معنی نہیں لیے جاسکتے جو خاتمیت رُتبی کے معنوں کو آئندہ
کے لیے منفي کر دیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دائمی خاتم النبیین ہیں۔ پس خاتمیت زمانی صرف
یہ تحدید کرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی جدید شریعت والا نبی نہیں آسکتا، چنانچہ
حضرت امام علی القاری (متوفی ۱۰۱۴ھ) نے حدیث لابی بعدی کی شرح میں لکھا ہے:

”وَرَدَّ لَا نَبِيَّ بَعْدِي مَعْنَاهُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ لَا يَخْدُثُ بَعْدَهُ
نَبِيٌّ بِشَرْعٍ يَنْسَخُ شَرْعَهُ“ ۲

یعنی حدیث میں لَا نَبِيَّ بَعْدِي کے الفاظ آئے ہیں (جس سے خاتمیت زمانی
سمجھی جاتی ہے) ناقل، اس حدیث کے معنی علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی پیدا نہیں ہوگا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کر دے۔

پس خاتمیت زمانی ایک وقتی اور محدود مفہوم رکھتی ہے نہ کہ خاتمیت رُتبی کی طرح وسیع مفہوم

۱ قرآن کریم مترجم مولانا محمود الحسن صاحب مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی حاشیہ ص ۵۰ تا ۵۱ شرنور کارخانہ تجارت

۲ کتب آرام باغ کراچی ۲۲۶ بحوالہ المشترب الوردی

۳ فی مذہب المہدی منسلک رحمانی مہدی مولفہ مولوی حافظ عبدالرحمن صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور

مراد خاتمیت زمانی سے یہ ہے کہ کوئی جدید شریعت لانے والا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آسکتا۔ قرآنی آیت جس میں خاتم النبیین آیا ہے دونوں قسم کی خاتمیت یعنی رتبی و زمانی پر حاوی ہے رتبی بدلائل مطابق اور زمانی بدلائل التزامی جو اس کو بعد میں لازم ہوئی۔ اس کا یہ منہی مفہوم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم زمان بھی ہیں حضرت امام علی القاریؒ (متوفی ۱۰۶۴ھ) کے نزدیک موضوعات کبیر میں یوں بیان ہوا ہے کہ :

”الْمَعْنَى أَنَّهُ لَا يَأْتِي نَبِيٌّ بَعْدَهُ يَنْسَخُ مِلَّتَهُ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِهِ“

خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئیگا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔

پس خاتمیت زمانی کے مفہوم کو خاتمیت رتبی کی طرح وسیع قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ یہ بعد میں لاحق ہوتی ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسمانی ظہور ہوا۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے ”سرمہ چشم آریہ“ میں گور و روح محمدی کا ذکر نہیں کیا، لیکن آیت قَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ (النجم ۱۰) کی تفسیر کرتے ہوئے آپ کو قَابِ قَوْسَيْنِ سے پیدا ہونے والے دائرے کا مرکز یعنی نقطہ وسطی قرار دیا ہے جس سے دائرے کے تمام خط پیدا ہوتے ہیں اور اس طرح نہ صرف انبیاء اور اولیاء کے لیے بلکہ ساری کائنات کے لیے آپ کے وجود باوجود کو علت غائی قرار دیا ہے اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ (متوفی ۱۲۹۶ھ) نے اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے بطور علت فاعلی کے پیش کیا ہے۔ مگر اصل حقیقت حضرت بانی جماعت احمدیہ نے کھولی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کی علت فاعلی نہیں، علت غائی ہیں۔ فاعلی علت تو خدا تعالیٰ ہے اور غایت فاعل کے فعل کے لیے محرک ہوتی ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے چونکہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معنوی باپ قرار دیا ہے (جیسا کہ قبل ازیں بیان ہوا) اور باپ ایک گونہ علت فاعلی بھی ہوتا ہے گو اصل علت فاعلی خدا تعالیٰ ہی ہے اس لیے انہوں نے علت فاعلی کے وسیع معنی لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علت فاعلی قرار دیا ہے حالانکہ علت غائی بھی بمنزلہ باپ کے ہوتی ہے کیونکہ فاعل فعل نہیں کرتا جب تک کوئی غایت نہ ہو۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۱۱ھ) کے قول میں جو آنحضرت کی نبوت

الموضوعات الکبیر ص ۶۹ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۴۹ھ

حاشیہ ص ۲۶۴ - ۲۶۵ (روحانی خزائن جلد ۲ ص ۲۱۶ - ۲۲۶)

کے ازل سے موجود ہونے کا ذکر ہے وہ علمی، جو د بھی مراد ہو سکتا ہے کیونکہ آنحضرتؐ اپنی شان میں دوسرے تمام نبیوں سے بالکل مختلف اور منفرد تھے آپؐ کی نبوت خاتم النبیین کے بلند مقام کی حامل تھی اور باقی انبیاء کی نبوتیں آپؐ کے علت غائیہ ہونے کے فیض سے فیضیاب ہوئیں۔

۵۔ نبیوں کے نبی

حضرت امام تقی الدین سبکیؒ (متوفی ۸۴۷ھ) فرماتے ہیں:-
 ”يَكُونُ نَبُوَّتُهُ وَرِسَالَتُهُ عَامَةً لِّجَمِيعِ الْخَلْقِ مِنْ زَمَنِ آدَمَ
 إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَكُونُ الْأَنْبِيَاءُ وَأَمَّهُمْ كُلُّهُ خَدَمٌ مِنْ أُمَّتِهِ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا أَنْبِيَاءَ بَعْدِي“ ۱

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت ساری مخلوقات کے لیے ہے اور
 آدم کے زمانہ سے لیکر قیامت تک ہے اور سب نبی اور ان کی اُمتیں آنحضرت کی
 اُمت میں داخل ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے بھی نبی ہیں۔
 حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نالوتویؒ (متوفی ۱۲۹۷ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ:-
 ”اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ آپ
 پر سلسلہ نبوت ختم ہو جاتا ہے۔ غرض جیسے آپ نبی الا اُمت ہیں ویسے
 ہی نبی الا انبیاء ہیں۔“ ۲

آپ کا یہ جامع شعرا سی حقیقت پر روشنی ڈالتا ہے۔

جو انبیاء ہیں وہ آگے تیری نبوت کے

کریں ہیں، اُمتی ہونے کا یا نبی اقرار ۳

بزرگان سلف نے تمام انبیاء کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی بایں معنی اقرار دیا ہے کہ ان سب
 سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی نصرت کرنے کا پختہ عہد لیا گیا تھا۔

(آل عمران: ۸۲)

۱۔ الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام للسیوطیؒ بحوالہ تحذیر الناس ص ۴۲ از مولانا محمد قاسم نالوتوی مطبع مجتہبی دہلی ۱۳۹۰ھ
 ۲۔ تحذیر الناس ص ۴ مطبع مجتہبی دہلی ۱۳۹۰ھ ایضاً ایوانیت والجوامع ج ۲ ص ۴۰ مطبوعہ مصر ۱۳۵۱ھ
 ۳۔ تصانیف قاسمی ص ۵ مطبع مجتہبی دہلی ۱۳۹۹ھ

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے بھی ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۳ میں اسی جہت سے جملہ انبیاء علیہم السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہی قرار دیا ہے، لیکن آپ ان نبیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل امتی نہیں جانتے۔ کامل امتی کی تعریف آپ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ شخص شریعت محمدیہ کاملہ کی پیروی کی شرط کے ساتھ امتی بنے۔ انبیاء سابقین ان معنی میں امتی نہیں اس لیے آپ نے ان انبیاء کو مستقل یا براہ راست نبی لکھا ہے۔

۶۔ پہلے فیض کو بند اور نئے کمالات کو جاری کرنا والا نبی

یہ لطیف معنی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ اسد اللہ الغالب (شہادت ۲۷ رمضان ۴۰ھ) کے ہیں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کر کے فرمایا:

”أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ“

ترجمہ: میں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علی تم خاتم الاولیاء ہو۔

(افسوس فقیر صافی کے نئے ایڈیشن میں خاتم الاولیاء لکھ دیا گیا ہے)

برکف خاتم الاولیاء حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں:

”الْخَاتَمُ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحُ لِمَا أُغْلِقَ“ ۱

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماسبق کے خاتم اور جو کمالات پہ نہیں مل سکے تھے ان کے کھولنے والے ہیں۔

مثنوی حضرت مولانا روم دفتر ششم میں ہے۔

ختم ہائے کانبیا بگذشتند اں بدین احمدی برداشتند
جو مہر میں گذشتہ انبیاء علیہم السلام نے لگی ہوئی چھوڑ دی تھیں وہ دین احمدی
کی بدولت اٹھادی گئیں۔

تفلہاتے ناگشادہ ماندہ بود ز کفِ آفتنا برگشود ۲
(اسرار و رموز کے) بہت سے قفل بے کھل رہ گئے تھے جو صاحبِ آفتنا کے
دست مبارک سے کھل گئے۔

۱۔ نیچ البلاغ ورق ۱۹ مرتبہ حضرت الشریف المرتضیٰ مثنوی ۴۲ھ

۲۔ مثنوی دفتر ششم (مفتاح العلوم) جلد ۱۵ ص ۵۴، ۵۵ شرح مثنوی مولانا روم ناشر شیخ غلام علی انید سنز لاہور

حضرت یوسف الصالحی الشامیؒ رموتیؒ ۵۹۲ھ نے سُبُل الہدی والرشاد میں لکھا ہے۔
 "وَنَصِيحٌ أَنْ يَكُونَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَّتِي فَأَتِمَّا لِأَنَّهُ
 فَتَحَ الرُّسُلَ بِمَعْنَى أَنَّهُ أَوَّلُهُمْ فِي الْخَلْقِ أَوْ فَاتِحُ الشُّفَعَاءِ بِقَرِينَةٍ
 اقْتَرَانِهِ بِاسْمِهِ الْخَاتِمِ ۱۷

ترجمہ: یہ بھی صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وجہ سے فاتح کے نام سے موسوم
 کیا گیا ہے کہ آپ نے ہی رسولوں کا دروازہ کھولا ہے مطلب یہ کہ آپ ہی پیدائش میں
 سب سے اول تھے دوسرے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اسم خاتم کے قرینہ
 سے آئندہ آنیوالے شفیعوں کے لیے دروازہ کھولنے والے ہیں۔

۷۔ کمالات نبوت کا جامع

امام الہند حکیم الملک حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ رموتیؒ ۱۱۱۱ھ فرماتے ہیں:
 "تَبَحَّرَنِي الْكَمَالَاتِ وَخَتَمَ النَّبُوتِ ۱۸

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمالات کا سمندر ہونے کی بنا پر نبوت کے خاتم ہیں۔"

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"خُتِمَ بِهِ النَّبِيُّونَ أَمْثَى لَا يُوجَدُ مَنْ يَأْمُرُهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِالتَّشْرِيعِ
 عَلَى النَّاسِ ۱۹

"یعنی آپ شریعت لانے میں آخری نبی ہیں کوئی نئی شریعت لانے والا نبی آپ

کے بعد نہیں پایا جاتے گا۔"

مزید فرماتے ہیں:

"لَا تَنْتَبِهُ النَّبُوتُ تَتَجَزَّى وَجُزءٌ مِنْهَا بَاقٍ بَعْدَ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ۲۰

"نبوت کے حصے ہیں اور ایک حصہ نبوت کا حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد باقی ہے (یہ حصہ غیر شرعی نبوت کا ہی ہو سکتا ہے جو صرف آنحضرت کے امتی کو ہی

۱۷ سُبُل الہدی والرشاد ص ۶۱۱ محمد بن یوسف الصالحی الشامی اجزا اول مطبوعہ قاہرہ ۱۳۹۲ھ

۱۸ الخیر الکثیر مترجم ص ۲۳۸ ناشر قرآن محل کراچی ۱۹ تفہیمات الیہ جلد ۲ ص ۷۲-۷۳

۲۰ المتون شرح الموطا جلد ۲ ص ۲۲۶ مطبعہ السلفیہ مکہ ۱۳۵۳ھ

حاصل ہو سکتا ہے، ناقل،

۵ حسن یوسف دم عیسیٰ یدربینا داری آنچہ خواباں ہمہ وارند تو تنہا داری

(حضرت امیر خسرو متوفی ۷۴۵ھ)

حضرت امام کامل علامہ علی المہامی (متوفی ۸۳۵ھ) آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”كَانَ فِي هَذَا الْمَعْنَى أَنَّ مِنْ سَائِرِ الرُّسُلِ لِكُونِهِ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ“ ۱

ترجمہ: آنحضرت اس معنی میں بوجہ خاتم النبیین تمام رسولوں سے

اکمل ہیں۔

اٹھویں صدی کے عارف ربانی حضرت سید عبدالکریم جیلانی (۷۴۹ھ) فرماتے ہیں:

”كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ لِأَنَّهُ جَاءَ بِالْكَمَالِ

وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ بَدَا لَكَ“ ۲

ترجمہ: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں کیونکہ آپ کمال کو

لائے ہیں مگر کوئی اور اسے نہیں لایا۔

علامہ ابن خلدون (متوفی ۸۰۸ھ) فرماتے ہیں:

”فَيُفَسِّرُونَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ بِاللَّبْنَةِ حَتَّى أَكْمَلَتِ الْبُنْيَانُ

وَمَعْنَاهُ النَّبِيُّ الَّذِي حَصَلَتْ لَهُ الْبُيُوتَةُ الْكَامِلَةُ“ ۳

ترجمہ: صوفیاء خاتم النبیین کی تفسیر بموجب ایک حدیث نبوی اینٹ سے بیان کرتے

ہیں یہاں تک کہ اس اینٹ نے عمارت مکمل کر دی اور اس سے مراد وہ نبی

ہے جس کو نبوتِ کاملہ حاصل ہوئی۔

نیز فرماتے ہیں:

۱ تبصیر الرحمن ج ۲ ص ۱۶۰

۲ الانسان الكامل باب ۳۶ جلد ۱ ص ۶۹ (حضرت عبدالکریم جیلانی) مطبعہ ازہریہ مصر ۱۳۱۶ھ

۳ تاریخ ابن خلدون الغربي ص ۲۴۱ - ۲۴۲ مطبوعہ مصر

”وَيُمَثِّلُونَ الْوِلَايَةَ فِي تَفَاوُتِ مَرَاتِبِهَا بِالنُّبُوَّةِ وَيَجْبِلُونَ
صَاحِبَ الْكَمَالِ فِيهَا خَاتَمَ الْأَوْلِيَاءِ أَيْ حَاضِرُ السُّرُورَةِ
الَّتِي هِيَ خَاتِمَةُ الْوِلَايَةِ كَمَا كَانَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ حَاضِرُ
الَّتِي هِيَ خَاتِمَةُ النُّبُوَّةِ“ ۱

ترجمہ: علماء ربانی ولایت کی مثال اس کے مختلف مراتب کی وجہ سے نبوت سے دیتے
ہیں اور ولایت میں جامع کمالات کو خاتم الاولیاء کہتے ہیں یعنی ولایت کے اس
مرتبہ کو پالینے والا جو خاتمہ ولایت ہے۔ ولایت کے انتہائی مرتبہ کو جس طرح
حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے انتہائی مرتبہ کا
احاطہ کر نیوالے ہیں۔

۵۔ مقام ارفع و اعلیٰ پر اکثر انبیاء پہنچے نہ پہنچا کوئی اس حد پر جہاں خیر الوری پہنچے
سر سینا بعد مشکل پہنچ کر تھک گئے موسیٰ سر عرشِ علا لیکن محمد مصطفیٰ پہنچے

۸۔ کمالاتِ خداوندی کا قالب

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (متوفی ۱۲۹۷ھ) فرماتے ہیں :-
”جتنی بڑی عطا ہوگی اتنا ہی بڑا ظرف چاہیئے۔ اس لیے یہ ضرور ہے کہ جس میں
ظہورِ کامل ہو جملہ کمالاتِ خداوندی کے لیے بمنزلہ قالب ہو..... ہم اسی کو
عبدِ کامل اور سید الکونین اور خاتم النبیین کہتے ہیں“ ۲

۹۔ کمالاتِ علمی و عملی کا اصل

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (متوفی ۱۲۹۷ھ) نے رسالہ ”قلبہ نما“ (ص ۶۴) میں تحریر
فرمایا ہے کہ:

”عالم امکان کمالاتِ علمی ہوں یا کمالاتِ عملی، دونوں میں خاتم الانبیاء

۱۔ تاریخ ابن خلدون الغزلی ص ۲۷۱، ۲۷۲

۲۔ ”انتصار الاسلام“ ص ۴۵ از حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی۔ مطبع مجتہدانی دہلی ۱۳۱۹ھ

اصل اور مصدر ہے اور سوا اس کے جو کوئی کچھ کمال رکھتا ہے وہ
دریوزہ مگر خاتم الانبیاء ہے۔ ۱۰

۱۰۔ سب نبیوں سے افضل

حضرت فخر الدین رازی (متوفی ۷۴۴ھ) فرماتے ہیں کہ:
”الْأَثَرُ أَنَّ رَسُولَنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ خَاتَمَ
النَّبِيِّينَ كَانَ أَفْضَلَ الْأَنْبِيَاءِ ۝“
ترجمہ: دیکھو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوتے تو سب نبیوں سے
افضل قرار پائے۔

۱۱۔ شفاعت کرنے والا نبی

حضرت مولانا جلال الدین رومی (متوفی ۷۶۲ھ) فرماتے ہیں:
اَوْشَفِيعُ اسْتَ اِيں جِهَانِ وَاَنْ جِهَانِ
اِيں جِهَانِ دَر دِيْنِ وَاَنْبَا دَر جِنَاں ۝
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہانوں میں شفیع ہیں اس جہان میں دین کے اور
اگلے جہان میں جنت کے۔
دنیا میں آپ کی شفاعت کا یہ اثر بھی ہے جو ان کے اس شعر سے ظاہر ہے:
مَر کُن دَر رَاہِ نِسْکُو خَدَمْتِے تَابُوتِ یَا بِي اَنْدَرِ اُمْتِے ۝
نیکی کی راہ میں ایسی خدمت بجالا کر تجھے اُمت کے اندر ہوتے ہوئے نبوت مل جاتے۔

۱۲۔ دعویٰ محبت الہی کی تصدیق کرنیوالی مہر

حضرت علامہ حسین علی کاشفی الواعظ (متوفی ۹۱۰ھ) ”تفسیر حسینی“ میں اور عارف یزدانی حضرت
علامہ فتح اللہ کاشانی (متوفی ۹۸۸ھ) ”منہج الصادقین“ میں بحوالہ ”عین الاوجہ“ لکھتے ہیں کہ:-
۱۔ قبلہ نمائے ۶۴ حضرت مولانا محمد تاسم نانوتوی (مطبع مجتہبی دہلی ۱۳۱۵ھ) نے تفسیر کبیر رازی جلد ۶ ص ۳۱
۲۔ مشنوی مولانا روم (مفتاح العلوم جلد ۱۵ ص ۵۵) نے مشنوی دفتر پنجم

”نوشتہ کی صحت مہر کے سبب سے ہے اور حق تعالیٰ نے پیغمبر کو مہر کا تا کم لوگ جان لیں کہ محبت الہی کے دعویٰ کی تصحیح آپ کی متابعت ہی سے کر سکتے ہیں اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ

فَاتَّبِعُونِي اور ہر کتاب کا شرف اور بزرگی مہر کے سبب سے ہے تو سب پیغمبروں کو شرف حضرت کی ذات سے ہے اور ہر کتبہ کی گواہ اس کی مہر ہوتی ہے تو محکمہ قیامت میں گواہ آپ ہونگے : ۱۷۷

حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۳۳ھ) نے غالباً اسی لطیف حقیقت کی طرف متوجہ کرنے کے لیے ”خاتم النبیین“ کے معنی نبیوں پر مہر کے لکھے تھے جو قدیم نسخوں میں موجود ہیں مگر حاجی ملک دین محمد اینڈ سنٹر لاہور کے شائع کردہ ترجمہ میں اس کو بھی بدل دیا گیا ہے اور اس کی بجائے ”نختم کر نیوالا ہے تمام نبیوں کا“ کے الفاظ داخل کر دیئے گئے ہیں۔

۱۳۔ حقیقی نبی

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (متوفی ۱۲۹۷ھ) فرماتے ہیں :
 ”جیسے آئینہ آفتاب اُس دھوپ میں واسطہ ہوتا ہے جو اُس کے وسیلہ سے اُن مواضع میں پیدا ہوتی ہے جو خود مقابل آفتاب نہیں ہوتی پر آئینہ مقابل آفتاب کے مقابل ہوتی ہیں۔ ایسے ہی انبیاء باقی بھی مثل آئینہ بیچ میں واسطہ فیض ہیں غرض اور انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل اور عکس محمدی ہے کوئی کمال ذاتی نہیں : ۱۷۸

۱۔ تفسیر قادری اردو ترجمہ تفسیر حسینی ج ۲ ص ۲۶۵ مطبع نو لکھنور ۱۳۲۸ھ

۲۔ ”منہج الصادقین“ جلد ۲ ص ۲۳۴ ناشر کتاب فروش اسلامیہ نهران طبع سوم ۱۳۲۶ھ شمسی

۳۔ ”تہذیب الناس“ ص ۳۳ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۰۹ھ

۱۴۔ نبیوں کا شہنشاہ اور بادشاہ ہفت اقلیم

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (متوفی ۱۲۹۷ھ) فرماتے ہیں کہ
 ”ہر زمین کی حکومت نبوت اُس زمین کے خاتم پر ختم ہو جاتی ہے پر جیسے ہر
 اقلیم کا بادشاہ باوجودیکہ بادشاہ ہے پر بادشاہ ہفت اقلیم کا محکوم ہے۔ ایسے
 ہی ہر زمین کا خاتم اگرچہ خاتم ہے پر ہمارے خاتم النبیین کا تابع ہے۔“
 حضرت علامہ تقی الدین سبکی (متوفی ۷۵۶ھ) کا ارشاد ہے:
 نہو کاسلطان الا عظم وجميع الانبياء كما مرء العساكر
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہنشاہ کی طرح ہیں اور باقی سب نبی آپ
 کے جرنیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۱۵۔ فیض رسانی میں بے مثال

حضرت مولانا روم (متوفی ۸۷۲ھ) کا مشہور شعر ہے:
 ہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
 مثل او نے بود و نے خواہند بود
 چونکہ در صنعت برد استاد و ست
 نے تو کوئی ختم صنعت بر تو است
 ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان معنی میں خاتم النبیین ہیں کہ
 فیض پہنچانے میں نہ آپ جیسا کوئی ہو ا ہے نہ آئندہ ہو گا۔ جب
 کوئی کارِ بگرا اپنی صنعت میں انتہائی کمال پر پہنچے تو کیا تم نہیں

۱۔ ”تذیراناس“ ص ۲۵ مطبع مجتہبائی دہلی۔

۲۔ ایواقیق و الجوامع ج ۲ ص ۴۰ مطبوعہ مصر ۱۳۵۱ھ ۳۔ الہام منظوم ترجمہ اردو مثنوی مولانا روم
 دفتر ششم ص ۱۹ از سید عاشق حسین سیاب اکبر آبادی ناشر ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور

کہتے کہ تجھ پر کارگیری ختم ہوگئی ہے۔

پھر فرماتے ہیں:

در گشاو ختمش تو خاتم
ہست اشارات محمد۔ المراد

در جهان روح بخشاں خاتم
کل گشاد اندر گشاد۔ اندر گشاد

یا رسول اللہ آپ ہر قسم کے ختموں کو کھولنے کی وجہ سے خاتم
ہیں اور روح بخشنے والوں میں آپ خاتم ہیں۔

الغرض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم یہ ہے کہ (روحانی
ترقیات کے) سب دروازے کھلے ہی کھلے ہیں کوئی بھی بند نہیں۔

۱۶۔ مراتب کمالات نبوت کا انتہائی مقام

قطب الابرار حضرت شاہ بدیع الدین غدار (متوفی ۷۵۸ھ) فرماتے ہیں:

”بعد زمانہ اصحاب المرسلین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درجہ دراء الوریاء میں ان
تین اولیاء کے سوا اور کوئی اس مرتبہ علیا پر نہیں پہنچا اولیٰ خواجہ اولیٰ قرنی۔۔۔۔۔
دوسرے بطلول دانا اور جناب قطب الاقطاب فردا لا حجاب محی الدین اس رتبہ میں
لاثنائی اور سب سے افضل قرار پاتے اور یہ مرتبہ ذات معدن صفات میں
آپ کی اس طرح ختم ہوا کہ جس طرح جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور اصحاب کرام پر خلافت، اور علی المرتضیٰ
پر ولایت اور حسنین علیہما السلام پر شہادت تمام ہوئی۔ لے
اور حضرت شیخ فرید الدین عطار ”منظر المعانی“ میں لکھتے ہیں:

لے الہام منظوم ترجمہ اردو و سنوی مولانا روم دفتر ششم ص ۱۹ از سید عاشق حسین سیاب اکبر آبادی

ناشر ملک دین محمد اینڈ سنٹر لاہور۔

لے ملفوظ بحوالہ ”قرۃ العینین فی مہامد غوث الثقلین ص ۱۸“ د محمد ذاکر حسین علوی ۱۳۸۳ھ مطبع دہلی

احمدی لکھنؤ ناشر محمد عبدالستار خاں تاجر کتب چوک لکھنؤ

مصطفیٰ ختم رسل شد در جہاں مرتضیٰ ختم ولایت در عیاں^۱
 "حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں میں ختم رسل بنے اور حضرت علی المرتضیٰ ختم
 ولایت بنکر ظاہر ہوئے۔"

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں :-
 ہر مرتبہ کہ بود در امکان او بروست
 ہر نعمت کہ داشت خدا شد برو تمام^۲
 جو مرتبہ بند بھی ممکن ہے آنحضرت اُس پر فائز ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت
 آپ پر تمام ہو گئی ہے۔

۱۷۔ آخری روحانی عہدہ

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی (متوفی ۱۲۹۷ھ) نے اس معنی کو ایک لطیف
 مثال سے واضح کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :
 "انبیاء بوجہ احکام رسانی مثل گورنر وغیرہ نواب خداوندی ہوتے ہیں اس لیے
 اُن کا حاکم ہونا ضروری ہے چنانچہ جیسے عہدہ ہائے ماتحت میں سب
 سے اوپر عہدہ گورنری یا وزارت ہے اور سوا اس کے اور سب عہدے اُس
 کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اوروں کے احکام کو اور توڑ سکتا ہے اس کے احکام کو
 کوئی نہیں توڑ سکتا اور وجہ اس کی یہی ہوتی ہے کہ اس پر مراتب عہدہ جات
 ختم ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی خاتم مراتب ثبوت کے اوپر اور
 کوئی عہدہ یا مرتبہ ہوتا ہی نہیں جو ہوتا ہے اس کے ماتحت
 ہوتا ہے۔"^۳

۱۔ تذکرۃ الاولیاء اردو مقدمہ ص ۲۸ ناشر اشد دالے کی قومی دکان لاہور اپریل ۱۹۲۵ء

۲۔ اخبار الاخبار اردو ص ۲۲

۳۔ مباحثہ شاہجہانپور ص ۲۴-۲۵ مطبع مجتہبان ۱۲۹۵ھ

۱۸۔ شاہی خزانہ کی مہر

حضرت علامہ الشیخ حقی البروسوی (متوفی ۱۱۳۷ھ) اپنے وقت کے "خاتمہ المفسرین" قدوة
ارباب الحقیقت والیقین اور قطب زمان سمجھے جاتے تھے۔ آپ اپنی یادگار تفسیر روح البیان
میں تحریر فرماتے ہیں :-

"الْخَتْمُ إِذَا كَانَ عَلَى الْكِتَابِ لَا يَقْدِرُ أَحَدٌ عَلَى فَكِّهِ كَذَا لَا
لَا يَقْدِرُ أَحَدٌ أَنْ يُحِيطَ بِحَقِيقَةِ عُلُومِ الْقُرْآنِ دُونَ الْخَاتَمِ
وَمَا دَامَ خَاتَمُ الْمَلِكِ عَلَى الْخِزَانَةِ لَا يُجَسَّرُ أَحَدٌ عَلَى فَتْحِهَا
وَلَا شَكَّ أَنَّ الْقُرْآنَ خِزَانَةُ جَمِيعِ الْكُتُبِ إِلَّا لِلْهِمَّةِ
الْمَنْزَلَةِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَجَمْعِ جَوَاهِرِ الْعُلُومِ إِلَّا لِلْهِمَّةِ وَ
الْحَقَائِقِ الدُّنْيَا فَلِذَاكَ خُصَّ بِهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ
مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلِهَذَا السَّرِكَانِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ عَلَى
ظَهَرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ لِأَنَّ خِزَانَةَ الْمَلِكِ تُخْتَمُ مِنْ خَارِجِ الْبَابِ
لِعَصْمَةِ الْبَاطِنِ وَمَا فِي دَاخِلِ الْخِزَانَةِ لَهُ

ترجمہ: مہر جب خط پر ہو تو کسی کو اس کے توڑنے کی طاقت نہیں۔ اس طرح کسی
شخص کے لیے ممکن نہیں کہ وہ خاتم النبیین کے سوا علوم قرآن کی حقیقت کا احاطہ
کر سکے اور جب تک بادشاہ کی مہر خزانہ پر موجود ہو کوئی شخص اس کے
کھولنے کی جرات نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ خود بادشاہ اس خزانے میں سے
کسی کو عطا کرے کیونکہ باوجود مہر کے بادشاہ کے لیے اس خزانہ کی طرف راہ پانا ممنوع
نہیں اور نہ اُسے فیض پہنچانا ممنوع ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن حکیم
اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی تمام کتب الہیہ کا خزانہ اور علوم الہیہ اور
حقائق کدنیہ کے جواہرات کا مجموعہ ہے (اس لیے اس کے علوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے افاضہ روحانیہ کے بغیر جو آپ کے خاتم ہونے کا فیض ہے کسی پر نہیں کھل سکتے
کیونکہ فاتح بھی آپ ہیں) پس اس وجہ سے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وسلم کو مخصوص طور پر قرآن (یعنی تمام علوم قرآنیہ) کا خزانہ دیا گیا اور یہی حبیب
ہے جو مہر نبوت آپ کی پشت پر آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی
کیونکہ شاہی خزانہ کو دروازہ کے باہر سے سر بھر کیا جاتا ہے
تاکہ جو کچھ اُس کے اندر موجود ہے اس کی حفاظت ہو سکے اور
کوئی چور اسے نہ چرا سکے بلکہ وہ جس پر چاہے خود افاضہ کرے بوجہ فاتح ہونے کے
وہ خود تحریر فرماتے ہیں:

”دَنِي الْخَبْرُ الْقُدْسِي (كُنْتُ كَنْزًا مُخْفِيًا) فَلَا بُدَّ لِلْكَنْزِ مِنَ
الْمِفْتَاحِ وَالْخَاتَمِ فَسُمِّيَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْخَاتَمِ لِأَنَّهُ خَاتَمُهُ
عَلَى خَزَانَةِ كَنْزِ الْوُجُودِ وَسُمِّيَ بِالْفَاتِحِ لِأَنَّهُ مِفْتَاحُ الْكَنْزِ
الَّذِي بِهِ يُفْتَحُ وَبِهِ خُتِمَ وَلَا يُعْرَفُ مَا فِي الْكَنْزِ إِلَّا بِالْخَاتَمِ
الَّذِي هُوَ الْمِفْتَاحُ قَالَ تَعَالَى (فَأُحْبِبْتُ أَنْ أُعْرَفَ) فَحَصَلَ
الْعِرْفَانُ بِالْفَيْضِ الْحَقِّ عَلَى لِسَانِ الْحَبِيبِ وَكَذَلِكَ سُمِّيَ الْخَاتَمُ
حَبِيبُ اللَّهِ لِأَنَّهُ أَثَرُ الْخُتْمِ عَلَى كَنْزِ الْمَلِكِ صَوْرَةً لِحُبِّ لِمَا فِي
الْكَنْزِ رَغْبَةً أَمَّا مَعْنَى خَاتَمِ الْبَنِينَ أَمَّا كَرَّمَ رَبُّ الْعِزَّتِ نُبُوتَ هَمِّ أَنْبِيَاءِ
جَمْعُ كَرَدٍ وَدَلِ مُصْطَفَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَا مَعْدَنَ آلِ كَرَدٍ وَهَرِ نُبُوتَ بَرَّآءِ نَهَادَتَا بِمِجْ
دَشْمَنِ بِمَوْضِعِ نُبُوتِ رَاهِ نِيَا فِتْ نَهْ هَوَائِي نَفْسُ نَهْ وَسُوسَةُ شَيْطَانٍ وَنَهْ خَطَرَاتُ مَذْمُومٍ
وَدِگَرِ سِغْمِیْرَاں رَا اِیْنِ مَہرِ نُبُوتِ نُبُوْدُ“ ۱۷

ترجمہ: اور حدیث قدسی میں ہے ”کُنْتُ كَنْزًا مُخْفِيًا“ (یعنی خدا فرماتا ہے میں
ایک مخفی خزانہ تھا) پس خزانہ کے لیے مِفْتَاح (یعنی چابی) اور خَاتَم (یعنی مہر)
کا ہونا ضروری ہے۔ پس حضور علیہ السلام کو خدا کی مہر کا نام دیا گیا آپ وجود باری
کے خزانہ پر مہر ہیں اور آپ کو (فاتح) کھولنے والا کا نام دیا گیا کیونکہ آپ
ازلی خزانہ کی مِفْتَاح (چابی) ہیں۔ کیونکہ آپ کے ذریعہ ہی سے

کھولا گیا اور آپ ہی کے ذریعہ اُسے سر مہر کیا گیا اور خزانہ میں جو کچھ ہے اس کا علم و عرفان صرف خاتم کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ وہ مفتاح بھی ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس حدیث قدسی میں فرمایا ہے کہ ”فَاُخْبِئْتُ اَنْ اُعْرَفَ“ کہ پھر میں نے پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں! پس اُس کے حبیب کی زبان پر ترغیب دینے والے فیض کے ذریعہ عرفان حاصل ہوا اور اسی وجہ سے حضرت خاتم النبیین کو حبیب اللہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ کیونکہ خاتم (مہر) کا اثر شاہی خزانہ پر اس محبت کی صورت میں ہوتا ہے جو اُس چیز سے ہوتی ہے جو خزانہ میں پائی جاتی ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ رب العزت نے تمام انبیاء کی نبوت جمع کی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو اس کا معدن بنایا اور مہر نبوت اُس پر لگائی۔ یہاں تک کہ کسی دشمن نے مقام نبوت تک راہ نہیں پائی۔ نہ ہوائے نفس نہ وسوسہ شیطان اور نہ مذموم خیالات اور دوسرے پیغمبروں کو یہ مہر نبوت حاصل نہ تھی

۱۹۔ کامل راہ نما

حارف ربانی حضرت عبدالکریم جیلانیؒ (متوفی ۴۳۵ھ) ارشاد فرماتے ہیں کہ :-
 ”وَكَانَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ لِأَنَّهُ لَمْ يَدَعْ حِكْمَةً وَلَا هُدًى
 وَلَا عِلْمًا وَلَا سِرًّا إِلَّا وَقَدْ نَبَهَ عَلَيْهِ وَاشَارَ إِلَيْهِ عَلَى قَدَرِ

۱۔ پس خاتم النبیین کے یہ معنی بھی قرار پاتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے سب نبیوں سے بڑھ کر محبت عطا کی ہے گویا آپ خاتم الحبیبین بھی ہے۔

ما یلیق بالتبیین لذلک السیرۃ ۱۰

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے خاتم النبیین تھے کہ آپ نے حکمت، ہدایت، علم یا راز کی ہر بات سے آگاہی بخشی اور اس بھید کی طرف واضح اشارہ کر کے اس کی وضاحت کا حق ادا فرما دیا۔

۲۰۔ نبیوں کی زینت

حضرت امام محمد بن عبد الباقی زرقانیؒ (متوفی ۱۱۲۲ھ)، اور ابن عساکرؒ دونوں کا قول

”فمعناہ احسن الانبیاء خلقاً وخلقاً لانہ صلی اللہ علیہ وسلم جمال الانبیاء کا خاتم الذی یتجمل بہ“ ۱۱

(خاتم النبیین کے) معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ظاہری اور روحانی بناوٹ اور اخلاق میں سب سے زیادہ حسین ہیں کیونکہ آپ نبیوں کا حسن و جمال ہیں اس انگشتی کی مانند جس سے زینت و تجمل حاصل کیا جاتا ہے۔

حضرت القاضی الحافظ المحدث محمد بن علی شوکانی الیمانی الصنعانیؒ (متوفی ۱۲۵۰ھ) لکھتے

”انہ صار کا خاتم لہم الذی یتخشمون بہ ویتزینون بکونہ

منہم۔ ۱۲

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے لیے انگوٹھی کے مانند ہیں جسے وہ پہنتے اور اس سے زینت حاصل کرتے ہیں کیونکہ آنحضورؐ ان میں سے ہیں۔

علاوہ ازیں حضرت علامہ محمد مشہدیؒ نے بھی ”مجمع البحرین“ (جلد نمبر ۲ ص ۴۰۰) مطبوعہ ایران میں خاتم کے معنی ”زینت“ کے لیے دیے ہیں۔

۱۰ ”انسان کامل“ جلد نمبر ۱ باب ۳۶ ص ۶۹ (سید عبدالکریم جیلانیؒ) مطبع ازہریہ مصر ۱۳۱۶ھ

۱۱ زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ۳ ص ۱۶۳ مصری

۱۲ سبل الہدیٰ والرشاد ص ۵۵۸ علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشافعی المتوفی ۲۴۲ھ

۱۳ ”فتح القدیر“ ج ۴ ص ۲۷۶ مطبوعہ مصر ۱۳۵۰ھ

۲۱۔ محافظِ شریعت

حضرت ابوالحسن شریف رضی (متوفی ۴۰۶ھ) جو امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد میں ایک عالی پایہ عالم تھے "خاتم النبیین" کے یہ معنی بیان فرماتے ہیں کہ:

هَذِهِ اسْتِعَارَةٌ وَالْمُرَادُ بِهَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ حَافِظًا لِّشَرَائِعِ الرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَكُتُبِهِمْ وَجَامِعًا لِّمَعَالِمِ دِينِهِمْ وَآيَاتِهِمْ كَأَنَّ خَاتَمَ الَّذِي يُطْبَعُ بِهِ عَلَى الصَّحَائِفِ وَغَيْرِهَا لِيَحْفَظَ مَا فِيهَا وَيَكُونَ عَلَامَةً عَلَيْهَا ۱

ترجمہ: یہ استعارہ ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام رسولوں کی شریعت اور کتابوں کا محافظ بنایا ہے اور ان کے دین کی اہم تعلیمات اور ان کے نشانات کا بھی اُس مہر کی طرح جو خطوں پر ان کو محفوظ رکھنے اور اُن کی علامت کے طور پر ثبت کی جاتی ہے۔

۲۲۔ پہلی شریعتوں کا نسخ

حضرت ابن سبع (متوفی ۳۰۰ھ) آیت خاتم النبیین سے استدلال فرماتے ہیں کہ:

"إِنَّ شَرْعَهُ نَاسَخَ لِكُلِّ شَرْعٍ قَبْلَهُ" ۲

ترجمہ: آنحضرت کی شریعت نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے اور اُن کی کوئی مستقل حیثیت باقی نہیں رہی، لیکن اُن کی شریعت کے بنیادی احکام و اصول کی شریعت محمدیہ جامع ہے اس لیے آپ محافظِ شریعت بھی ہیں۔

۲۳۔ واحد شارحِ حقیقی

بحر العلوم مولانا عبدالحی لکھنوی (متوفی ۱۲۳۵ھ) اپنے رسالہ فتح الرحمن میں لکھتے ہیں

۱ "تخصیص البیان فی مجازات القرآن" ص ۱۹۱ تالیف الشریف الرضی مطبعہ المعارف بغداد ۱۳۴۵ھ

۲ الخصائص الکبریٰ للسیوطی ج ۲ ص ۱۸۷

”ہمہ رسل در اخذ شرع مستند از خاتم الرسالت اند و چونکہ
 شرع او عام باشد پس دیگرے صاحب شرع نباشد لہ
 ترجمہ: تمام رسول شرع کے حاصل کرنے میں خاتم الرسالت سے مدد کے طالب
 ہیں۔

یعنی ان کی شریعتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا نقل ہیں، اسی لحاظ سے چونکہ
 شریعت آپ کی عام ہے یعنی سب نبیوں کی شریعت آپ ہی کی شریعت کا نقل ہے، لہذا
 شریعت عام رکھنے میں آپ کے سوا کوئی اور نبی صاحب شرع نہیں۔

۲۴۔ ہر نئے دور کا بانی

حضرت شاہ اسماعیل دہلویؒ (رحمۃ اللہ علیہ) صراط مستقیم میں فرماتے ہیں کہ:
 ”جب ایک دور ختم ہو جاتا ہے دوسرے دورے کی ابتداء شروع ہو جاتی
 ہے۔ ایسے شخص کے وجود سے پہلے دورے کی ہدایت کو کمال کی نہایت تک
 پہنچاتا ہے اور اس کو ترجمان مقرر کر کے اس کی نزاکت والی زبان سے اللہ تعالیٰ
 کی ساری ہر باتوں کی طرف آدمیوں کو دعوت کی جاتی ہے اور اس دورے کی
 امامت اس کو بخشی جاتی ہے جو اس زمانے میں آدمیوں میں سے زیادہ باکمال
 اور اللہ تعالیٰ کے فیض کے زیادہ لائق ہوتا ہے اور یہ مقام مستقل طور پر تو
 حضرت خاتم النبوت اور فاتح الولاہیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص
 ہے اور آپ کی پیروی کی برکت سے اس مقام کا نمونہ بعض بزرگوں کو بھی عطا
 کیا جاتا ہے اور اصطلاح میں ان کو ”خاتمیین“ اور فاتحین کا لقب دیا
 جاتا ہے۔“

۱۔ مجموعہ فتاویٰ مولوی عبدالحی ج نمبر ۱ ص ۱۴۴

۲۔ ”صراط مستقیم“ اردو ص ۱۰۱ ناشر شیخ محمد اشرف تاجرتب کشمیری بازار لاہور

ایضاً تفصیلات الیہ جلد نمبر ۱ ص ۱۰۱ ناشر اکادمیہ شاہ ولی اللہ حیدر آباد سندھ ۱۳۹ھ

۲۵۔ آخری مستقل نبی

حضرت شاہ ولی اللہ (متوفی ۱۱۱۱ھ) فرماتے ہیں:

”اِفْتَنَعَ اَنْ يَكُونَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ مُسْتَقِلٌّ بِالتَّلَقِّي“ ۱

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو مستقل طور پر (بلا واسطہ آنحضرت کے) خدا سے تعلیم حاصل کرنے والا ہو۔

۲۶۔ آخری شارع نبی

یہ وہ معنی ہیں جو امت مسلمہ کے اہل اللہ اور شریعت، طریقت اور حقیقت کے باریک اسرار سے واقف بزرگوں نے نہایت کثرت سے کئے ہیں۔ بطور نمونہ چند اقتباسات پیش کرتا ہوں:

اول: امّ المؤمنین حضرت عائشہ (وفات ۳۵ھ) رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”قُولُوا إِنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا تَقُولُوا لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ“ ۲

ترجمہ: ”آنحضرت کو خاتم النبیین تو کہو مگر یہ ہرگز نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا“

دوم: حضرت ابن قتیبہ (متوفی ۲۶۷ھ) سیدہ عائشہ (وفات ۳۵ھ) رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کر کے فرماتے ہیں کہ:

”لَيْسَ هَذَا مِنْ قَوْلِهَا نَاقِضًا لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي لِأَنَّهُ أَرَادَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي يَنْسَخُ مَا جِئْتُ بِهِ“ ۳

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ (وفات ۳۵ھ) کا یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لا نبی بعدی کے مخالف نہیں کیونکہ حضور کا مقصد اس فرمان سے یہ ہے کہ میرے

۱۔ ”الخیر الکثیر“ از حضرت شاہ ولی اللہ ص ۱۱۱ (ناشر مکتبہ رحیمیہ اکوڑہ خٹک پشاور) ۱۰ اگست ۱۹۵۹ء

۲۔ ”تفسیر درمنثور“ جلد نمبر ۵ ص ۲۰۴ مرتبہ حضرت علامہ سیوطیؒ مکملہ مجمع البحار جلد نمبر ۴ ص ۸۵ و از حضرت امام

طاہر گبراتی (تأویل مختلف الاحادیث) (امام ابن قتیبہؒ) ص ۲۳۶ مطبع کردستان العلمیہ مصر ۱۳۲۶ھ

۳۔ ”تأویل مختلف الاحادیث“ (امام ابن قتیبہؒ) ص ۲۳۶

بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کو منسوخ کر دینے والا ہو۔

سوم: اسی طرح محدث اُمّت حضرت امام محمد طاهر گجراتیؒ (متوفی ۹۸۶ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ:

”هَذَا اَيْضًا لَا يَنَافِي حَدِيثَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي لَا نَهْ ارَادَ لَا نَبِيَّ يَنْسَخُ شَرْعَهُ“ ۱

حضرت عائشہؓ (وفات ۴۰ھ) کا یہ قول حدیث لا نبی بعدی کے منافی نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ ایسا نبی نہیں ہوگا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کر دے۔

چہارم: سپین کے شہرہ آفاق صوفی، مفسر اور متکلم حضرت محی الدین ابن عربیؒ (متوفی ۷۳۸ھ) فرماتے ہیں کہ:

”إِنَّ النَّبُوَّةَ الَّتِي انْقَطَعَتْ لِبُجُودِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ نُبُوَّةُ التَّشْرِيعِ لَا مَقَامُهَا فَلَا شَرْعَ يَكُونُ نَاسِخًا لِشَرْعِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَزِيدُ فِي شَرْعِهِ حُكْمًا آخَرَ. وَهَذَا مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ أَيْ لَا نَبِيَّ بَعْدِي يَكُونُ عَلَى شَرْعٍ يُخَالِفُ شَرْعِي بَلْ إِذَا كَانَ يَكُونُ تَحْتَ حُكْمِ شَرْعِي“ ۲

ترجمہ: جو نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے منقطع

ہوتی ہے وہ صرف تشرعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت۔ پس

اب کوئی شرع نہ ہوگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرع کی ناسخ ہو اور نہ

آپ کی شرع میں کوئی نیا حکم بڑھانے والی شرع ہوگی اور یہی معنی رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ہیں کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی ہے۔ پس

میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ کوئی نبی۔ مراد آنحضرت کے اس قول سے یہ ہے کہ

۱ ”مکملہ مجمع البحار“ ص ۸۵

۲ فتوحات مکیہ جلد نمبر ۲ ص نمبر ۳ دارالکتب العربیہ الکبریٰ مصر

کتاب "فصوص الحکم" میں آپ کا واضح ارشاد ہے کہ :

"ان الله لطيف بعباده فابقي لهم النبوّة العامّة التي لا
تشريع فيها"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے اسی لیے اُس نے اُن کی خاطر غیر تشریعی نبوت عامہ باقی رکھی ہے۔

پنجم : خلیفۃ الصوفیاء شیخ العصر حضرت الشیخ بالی آفندی (متوفی ۹۴۰ھ) بھی حضرت
محمی الدین ابن عربیؒ کی تائید میں فرماتے ہیں کہ :

”خَاتَمُ الرُّسُلِ هُوَ الَّذِي لَا يُوجَدُ بَعْدَهُ نَبِيٌّ مُشْرِعٌ“ ۞

خاتم الرسل وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت

جدیدہ پیدا نہیں ہوگا۔

ششم: حضرت امام عبد الوہاب شعرانی (متوفی ۹۷۷ھ) ہمیشہ یہ مسلک بیان فرماتے رہے کہ:

فَإِنَّ مُطْلَقَ النَّبُوءَةِ لَمْ يَرْتَفِعْ إِنَّمَا رَتَفَعَتْ نُبُوءَةُ التَّشْرِيعِ فَقَطْ

كما يؤيده حديث من حفظ القرآن فقد أدرجت النبوّة

بين جَنَبِيَّهٖ فقد قامت بهذه النبوة بلا شك وقوله صلى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا رَسُولَ الْمُرَادُ بِهِ لَا مُشْرِعَ

کَعْدِی : ۳۵

ترجمہ: مطلق نبوت نہیں اٹھائی گئی محض تشریعی نبوت ختم ہوئی ہے جس کی تائید

۱۷ "شرح فصوص الحکم" ص ۱۴۸ حضرت شیخ عبدالرزق قاشانی^۲ مطبعہ مصر ۱۳۲۱ھ

۶ " " " " ۵۷ الشيخ بالی مطبوعه بنومره ۱۳۰۹

۳ "الیواقیت والجواهر" جلد ۲ ص ۲۴۷ فہامی مصر ۱۳۵۱ھ

حدیث من حفظ القرآن الخ سے بھی ہوتی ہے (جس کے معنی یہ ہیں جس نے قرآن حفظ کر لیا اس کے دونوں پہلوؤں سے بلاشبہ نبوت داخل ہوگئی) اور آنحضرت کے قول مبارک لا نبی بعدی ولا رسول سے مراد صرف یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو نئی شریعت لے کر آئے۔

نیز فرماتے ہیں:

”إِلَّمُ أَنَّ النَّبُوَّةَ لَمْ تَرْتَفَعْ مُطْلَقًا بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأِنَّمَا ارْتَفَعَ نُبُوَّةُ التَّشْرِيعِ فَقَطُّ فَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا رَسُولٌ بَعْدِي أَيْ مَا تَمَّ مِنْ يَشْرَعُ بَعْدِي شَرِيعَةً خَاصَّةً فَهُوَ مِثْلُ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كَسْرِي فَلَا كَسْرِي بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ“ ۱

ترجمہ: یاد رکھو کہ آنحضرت کے بعد مطلق نبوت نہیں اٹھی صرف تشریعی نبوت اٹھی ہے پس آنحضرت صلعم کے فرمان لا نبی بعدی ولا رسول کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی شریعت خاصہ لیکر نہیں آئے گا یہ حدیث حضور کے اس قول کی مانند ہے کہ جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اور کوئی کسری نہیں ہوگا اور جب قیصر مر جائے گا تو اور کوئی قیصر نہیں ہوگا۔

ہفتم: عالم ربانی حضرت سید عبدالکریم جیلانی (متوفی ۵۸۳ھ) فرماتے ہیں کہ:-

”انقطع حکم نبوة التشريع بعداً“ ۲

ترجمہ: آنحضرت کے بعد تشریعی نبوت کا حکم منقطع ہو گیا ہے۔

ہشتم: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی ۱۱۶۶ھ) اپنا عقیدہ و مسلک بایں الفاظ بیان فرماتے ہیں:-

فَعَلِمْنَا بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا رَسُولَ أَنْ النَّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ وَالرِّسَالَةُ إِنَّمَا يُرِيدُ بِهَا التَّشْرِيعُ ۳

۱ ”البرقیت والجوامر“ جلد ۲ ص ۳۹ مطبوعہ مصر ۱۳۵۵ھ

۲ ”انسان کامل“ ج ۱ ص ۶۹ (عارف ربانی حضرت عبدالکریم جیلانی) مطبوعہ قاہرہ ۱۳۱۶ھ

۳ ”قرۃ العینین فی تفضیل الشخین“ ص ۳۱۹ مطبع مجتہبان دہلی ۱۳۱۰ھ

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول "لا نبی بعدی ولا رسول" سے ہیں
یہ معلوم ہو گیا کہ جو نبوت و رسالت منقطع ہو گئی ہے وہ آنحضرت
کے نزدیک نئی شریعت والی نبوت ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ:

"خَتِمَ بِهِ النَّبِيُّونَ اَنْى لَا يُوْجَدُ مِنْ يَّاْمُرَةِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ

بِالتَّشْرِيعِ عَلَى النَّاسِ" ۱

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبی ان معنوں میں ختم کئے گئے ہیں کہ ایسا شخص
نہیں پایا جائیگا جسے اللہ تعالیٰ لوگوں پر نئی شریعت دیکر مامور کرے۔

نہم: ملتان کے ولی کامل حضرت حافظ عبدالعزیز فرما رہی (متوفی ۱۳۳۹ھ) نے شرع عقائد کی شرح
"نبراس" میں یہ حدیث درج کی ہے کہ:

"سَيَكُونُ بَعْدِي ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يُدْعِي اَنَّهُ نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي
اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ"

میرے بعد تیس ہوں گے جو سب دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی ہیں اور میرے بعد کوئی
نبی نہیں سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔

طریقہ رنوشاہیہ قادریہ کے امام و پیشوا حضرت شیخ نوشاہ گنج بخش قدس سرہ (متوفی ۱۲۴۴ھ)
کے فرزند عالیجاہ اور خلیفہ آگاہ حضرت حافظ برخوردار (متوفی ۱۲۹۳ھ) اس کی شرح میں فرماتے
ہیں کہ:

"وَالْمَعْنَى لَا نَبِيَّ بِنُبُوْتِهِ التَّشْرِيعِ بَعْدِي اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ
اَنْبِيَاءِ الْاَوْلِيَاءِ" ۲

اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو نئی شریعت لیکر آئے
ہاں جو اللہ چاہے انبیاء الاولیاء میں سے۔

۱ "تفہیمات الہیہ" جلد نمبر ۲ ص ۸۵ از حضرت شاہ ولی اللہ محدث راکادمیہ شاہ ولی اللہ دہلوی
حیدرآباد سندھ ۱۳۸۵ھ

۲ "نبراس" ص ۴۲۵ حاشیہ مطبع ہاشمی میرٹھ ۱۳۱۸ھ

دہم : محدث زماں امام اہل سنت حضرت امام مولانا علی بن محمد سلطان القاری (متوفی ۱۰۱۴ھ) نے آیت خاتم النبیین کی تفسیر درج ذیل الفاظ میں فرمائی ہے کہ :

” فَلَا يُنَاقِضُ تَوَكُّلَهُ تَعَالَى خَاتَمُ النَّبِيِّينَ إِذَا لَمَعْنَى أَنَّهُ لَا يَأْتِي نَبِيٌّ بَعْدَهُ يُنْسَخُ مِلَّتُهُ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِهِ “ ۱

ترجمہ : (حدیث نو عاش ابواہیم کان صدیقاً نبیاً) اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین کے ہرگز مخالف نہیں کیونکہ خاتم النبیین کے تو یہ معنی ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپ کے دین کو منسوخ کرے اور آپ کا امتی نہ ہو۔

یازدہم : تحریک پاکستان کے صفِ اول کے راہنما نواب بہادر یار جنگ مرحوم ” قائد ملت “ متوفی ۱۳۶۳ھ - ۱۹۴۷ء فرقہ محدودیہ کے ایک سرگرم رکن تھے۔ اس فرقہ کے ممتاز بزرگ حضرت سید شاہ محمدؒ نے پونے دو سو سال قبل لکھا کہ :-

” ہمارے محمدؐ بفتح تا خاتم نبوت تشرعی ہیں فقط کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ أَلِيَّةٍ اور معنی اس کا مہر کرنا ہے یعنی جناب ختمیت انتساب کے وجود پر جو دوسے دروازہ نبوت تشرعی کا ایسا بند ہوا کہ پھر کوئی نبی صاحب نبوت سابقہ مانند عیسیٰ کے بھی یہ طاقت نہیں رکھتا ہے کہ ایجاد شرع تازہ کا دعویٰ کرے چہ جائیکہ دوسرا نبی صاحب شرع تازہ پیدا ہو۔ نہ یہ کہ فیض نبوت ایسا منقطع اور مرفوع ہو گیا کہ اس صفت سے کوئی موصوف نہ ہو سکے “ ۲

دوازدہم : حضرت مولانا ابوالحسنات عبدالحی فرنگی محل (متوفی ۱۳۰۴ھ) کا مشہور ارشاد ہے کہ ” بعد آنحضرتؐ کے یا زمانے میں آنحضرتؐ کے مجر و کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے “ ۳

۱ ” موضوعات کبیر “ ص ۶۹ از حضرت مولانا علی القاری طبع ۱۳۱۲ھ (مطابق نسخہ مصری ۱۲۸۹ھ)

۲ ” ختم الہدی سبل السوی “ ص ۲۴ مطبع فردوسی بنگلور ۱۳۱۹ھ

۳ ” دافع الوساوس فی اثرا بن عباس “ ص ۴ مطبع یوسفی فرنگی محل طبع سوم

سینر دہم : یہی مسلک گزشتہ صدی تک بالاتفاق تمام علمائے اہل سنت کا تھا چنانچہ مولانا عبدالحی فرماتے ہیں :

”علماء اہل سنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا اور نبوت آپؐ کی عام ہے اور جو نبی آپؐ کے ہم عصر ہوگا وہ متبع شریعت محمدیہ کا ہوگا۔“ ۱

ان حوالوں سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر مشروط آخری نبی ہونے کا جو تخیل انیسویں صدی کے بعد پیدا ہوا اس کا گزشتہ تیرہ صدیوں کی اسلامی تاریخ میں قطعاً کوئی نام و نشان نہیں ملتا، بلکہ حق یہ ہے کہ قدیم مسلمان بزرگوں، ولیوں قطبوں اور مجددوں اور غوثوں میں سے کسی نے یہ اصطلاح کبھی استعمال ہی نہیں فرمائی، یہی نہیں خیر القرون کے نامور صوفی حضرت ابو عبد اللہ محمد بن علی حسین الحکیم الترمذی (متوفی ۷۲۰ھ) نے نو ہزار برس پہلے یہاں تک فرما دیا تھا کہ

يَقُلُّ اَنْ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ تَاْوِيْلُهُ اِنَّهٗ اٰخِرُهُمْ مَبْعُثًا نَّائِي
مَنْقِبَةٍ فِيْ هٰذَا ۚ وَاِنِّيْ عَلِيْمٌ فِيْ هٰذَا ۚ هٰذَا تَاْوِيْلُ الْبُدْ
الْمُجْمَلَةِ ۚ ۲

ترجمہ : خاتم النبیین کی یہ تاویل کہ آپ مبعوث ہونے کے اعتبار سے آخری نبی ہیں۔ بھلا اس میں آپ کی کیا فضیلت و شان ہے ؟ اور اس میں کون سی علمی بات ہے ؟ یہ تو محض احمقوں اور جاہلوں کی تاویل ہے۔

اسی نقطہ نگاہ کی بازگشت ہمیں تیرھویں صدی ہجری میں حضرت مولانا محمد قاسم نالوتوی (متوفی ۱۲۹۶ھ) کے افکار و خیالات میں سنائی دیتی ہے جنہوں نے عوام کا ذکر کر کے فرمایا کہ :

۱ ”مجموعہ فتاویٰ مولوی عبدالحی“ جلد اول ص ۱۴۴ مطبع یوسفی لکھنؤ ۱۳۱۳ھ

۲ ”کتاب ختم الاولیاء“ از حضرت شیخ ابی عبد اللہ محمد بن علی حسین الحکیم الترمذی ص ۳۴۱

”عوام کے خیال کے میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی
ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ
سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدیم یا تاخیر
زمانے میں کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں دلکن رسول
اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔“

در جہاں ہر چہ کنند عوام نزد خاصاں رسوم و عادات است (ابن یسین)
ز بسکہ پیروی خلق گمراہی آرد نمی ریم برائے کہ کارواں رفتہ است (راقم مشدی)
خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے اس معاملہ میں واضح راہنمائی ملتی ہے کہ خاتم النبیین
کے معنی غیر مشروط آخری نبی کے ہرگز نہیں۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین احمد ابن حجر المہشی ”خاتمہ الفقہاء
والمحدثین“ (متوفی ۸۰۶ھ) نے ”الفتاویٰ المدنیۃ“ میں خلیفۃ الرسول حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنه (شہادت ۳۷۷ھ) کی یہ روایت دی ہے کہ :-

حضرت ابراہیم (متوفی ۹۹ھ) فرزند رسول انتقال کر گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان کی والدہ (ماریہ قبطیہ) کو بلا بھیجا۔ وہ آئیں، انہیں غسل دیا اور کفن پہنایا۔
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں لیکر باہر تشریف لائے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ
تھے۔ حضور نے انہیں دفن کیا۔ پھر اپنا ہاتھ ان کی قبر میں داخل کیا اور فرمایا :-
”أما واللہ انہ لنبی ابن نبی“ ۳۷

ترجمہ : خدا کی قسم یقیناً یہ نبی اور نبی کا بیٹا ہے۔

حضرت ابراہیم کا انتقال ۳۷۷ھ میں اور واقعی کی روایت کے مطابق ۳۷۷ھ میں ہوا جبکہ آیت
خاتم النبیین کے نزول پر چار پانچ سال ہو چکے تھے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ”أما ملکد منکد“ کے مصداق اس امت کے ”مسح ابن مریم“
کو اپنی زبان مبارک سے چار مرتبہ نبی اللہ کے نام سے یاد فرمایا ہے جیسا کہ حضرت امام مسلم (متوفی ۲۶۱ھ)

۱۔ ”تذییر الناس ص ۳

۲۔ شعر العجم جلد ۵ ص ۲۱۹ (علامہ شبلی نعمانی) مطبع معارف اعظم گڑھ

۳۔ ”الفتاویٰ المدنیۃ“ ص ۱۲۵ (شیخ احمد شہاب الدین ابن حجر المہشی) مطبوعہ مصر ۱۳۵۳ھ

نے یہ حدیث اپنی صحیح میں درج کی ہے کہ :-
 ”يُخَصَّرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى... فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى... ثُمَّ يَهْبِطُ
 نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى... فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى“ ۱
 نبی اللہ عیسیٰ محصور ہو جائیں گے۔ نبی اللہ عیسیٰ خدا کے حضور رجوع کریں گے
 نبی اللہ عیسیٰ ایک خاص مقام پر اتریں گے نبی اللہ عیسیٰ جناب الہی کی طرف
 متوجہ ہوں گے۔

اسی طرح حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 ”فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ“ ۲
 میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد (نبوی) آخری مسجد ہے۔
 پس جس طرح آپ کی مسجد غیر مشروط آخری مسجد نہیں اسی طرح آپ کا دعویٰ بھی غیر مشروط آخری نبی
 کا نہیں۔

اس موضوع پر یہ ایک نہایت واضح حدیث تھی مگر میں درد بھرے دل اور دردِ جگر و غم و
 اندوہ کیساتھ یہ افسوس ناک اور الم انگیز اطلاع دے رہا ہوں کہ یہ حدیث مبارک بھی شیخ
 غلام علی اینڈ سنٹر لاہور کی شائع کردہ مسلم شریف (مترجم) کے نئے ایڈیشن سے
 خارج کر دی گئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

۲۷۔ انسانِ کامل و اکمل

حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ (متوفی ۵۶۱ھ) کے مرشدِ طریقت اور پیرِ خرقہ قدوہ
 سائیکال برہان الاصفیاء سلطان اولیاء حضرت شیخ ابوسعید مبارکؒ ابن علی مخزومیؒ (متوفی
 ۵۱۳ھ) فرماتے ہیں۔

”وَالْأَخْيَرَةُ مِنْهَا أَعْنَى الْإِنْسَانِ إِذَا عَرَجَ ظَهْرُهُ فِيهِ جَمِيعُ مَرَاتِبِ
 الْمَذْكُورَةِ مَعَ انْبِسَاطِهَا وَيُقَالُ لَهُ الْإِنْسَانُ الْكَامِلُ - وَالْعُرُوجُ
 وَالْإِنْبِسَاطُ عَلَى الْوَجْهِ الْكَامِلِ كَانَ فِي نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۔ صحیح مسلم باب ذکر الدجال والقسم الثانی من الجزء الثانی مصر ۱۳۴۸ھ

۲۔ صحیح مسلم مشکوٰۃ جلد ۳ ص ۱۲۵ مطبوعہ مصر

وسلم و لہذا کان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیینؐ لہ ترجمہ : (کائنات میں) آخری مرتبہ انسان کا ہے۔ جب وہ عروج پاتا ہے تو اس میں تمام مراتب مذکورہ اپنی تمام وسعتوں کیساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں اور اس کو انسان کامل کہا جاتا ہے اور عروج کمالات اور سب مراتب کا پھیلاؤ کامل طور پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "خاتم النبیین" ہیں۔

۲۸۔ نبیوں کے باپ

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند (۱۲۴۸ھ - ۱۲۹۷ھ) (۱۸۳۳ء - ۱۸۸۰ء) آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

"حاصل مطلب اس صورت میں یہ ہو گا کہ ابوت معروفہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں۔ پر ابوت معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے۔ انبیاء کی نسبت تو فقط خاتم النبیین شاید ہے۔" لہ اسی یہ فرماتے ہیں کہ :

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدیؐ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

اسی خیال کی تائید دیوبند کے موجودہ مہتمم مولانا قاری محمد طیب صاحب بھی فرماتے ہیں :

"حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخشی بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہو افراد آپ کے سامنے آگیا نبی ہو گیا۔" لہ

۱۔ "تحفہ مرسلہ شریف" (مترجم) ص ۱۵ مولانا شیخ ابوسعید قدس سرہ العزیزہ منزل نقشبندیہ لاہور طبع دوم

۲۔ تحذیر الناس ص ۱۰ مطبع مجتہبائی دہلی ۱۳۰۹ھ لہ تحذیر الناس ص ۲۸

۳۔ "آفتاب نبوت (کامل)" ص ۱۰۱ ناشر ادارہ عثمانیہ نمبر ۳۲ پرانی انارکلی لاہور طبع دوم ۱۳۴۰ھ

۲۹. نقوشِ نبوت پیدا کرنے والا نبی

العلامة، المحقق، امام لغت والادب حضرت ابوالقاسم حسین بن محمد المعروف الراغب الاصفهانی (متوفی ۵۰۲ھ) فرماتے ہیں:

”وهو تاثير الشئ كنقش الخاتم والطابع“ ۱

ترجمہ: ختم اور طبع کے (حقیقی) معنی دوسری شئی میں اپنے اثرات پیدا کرنے کے ہیں جیسا کہ خاتم یعنی مہر کا نقش دوسری شئی میں اپنا نقش اور اثرات پیدا کر دیتا ہے۔
لغت کے ان معنوں کی رو سے خاتم انبیاء کے معنی یہ ہوتے کہ نبیوں کی وہ مہر جو دوسروں میں بھی اپنے نقوش پیدا کر دیتی ہے اور ان کی نبوتوں کو مستند کرتی ہے۔

اُمتِ محمدیہ میں کمالاتِ نبوت کے کوثر کا تو یہ عالم ہے کہ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن دوسری تمام اقوام و اُمم جب اُمتِ محمدیہ کو دیکھیں گی تو روحانی مراتب اور تقویٰ کے لحاظ سے اُسے ایسے عالی مقام پر پائیں گی کہ گویا ہر ایک اس قابل ہے کہ فیضِ نبوت پا سکتا ہے۔ تب وہ اپنے مقابل اُمتِ محمدیہ پر ہونے والے فیضان کو دیکھ کر سخت حیرت زدہ ہونگی اور ان کے منہ سے یہ کلمہ تحسین نکلے گا۔

”كَادَتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ تَكُونَ أَنْبِيَاءَ كُلِّهَا“ ۲

قریب تھا کہ اس امت کے سب افراد نبی ہو جاتے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔

”ابوبکر افضل هذه الامة الا ان يكون نبی“ ۳

یہ حدیث مبارک تاج العارفین حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی نے (متوفی ۱۰۳۱ھ) کنز الخفای میں درج فرمائی ہے علاوہ ازیں حضرت علامہ سیوطی (۹۱۱ھ) نے تاریخ الخلفاء میں یہی حدیث خفیف سے نفطی فرق کے ساتھ نقل کی ہے۔ حضرت علامہ عبدالعزیز فرہاروی (متوفی ۱۲۳۹ھ) نے ”کوثر النبی“ میں بھی اسے لکھا ہے۔ حضرت علامہ ضیاء الدین احمد اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

۱ ”مفردات راغب“ زیر لفظ ”ختم“ ص ۱۱۲ مکتبہ البورز جمہری المصطفوی طہران ۱۳۶۳ھ

۲ الخصال الکبری ج ۲ ص ۲۲۰

”إِلَّا أَنْ يُوْجِدَ نَبِيٌّ فِي النَّبِيِّ أَفْضَلُ“ ۱۷

اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ ابو بکرؓ میرے بعد سب لوگوں سے بہتر ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی پیدا ہو۔ اس صورت میں وہ نبی افضل ہوگا۔

ان احادیث کی روشنی میں اگر اسلامی لٹریچر پر ایک سرسری نظر بھی ڈالی جائے تو یہ حقیقت بالکل نمایاں ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ ہر مکتبہ فکر کے آئمہ ہدیٰ، علماء ربانی اور دیگر اہل علم و فہم بزرگ کثرت تکرار اور نہایت شدت سے یہ حقیقت مسلمانانِ عالم کے سامنے پیش کرتے رہے کہ ختم نبوت کی برکت سے فیضانِ نبوت جاری و ساری ہے۔ اس ضمن میں پہلی صدی ہجری سے لیکر تیرھویں صدی تک کے اکابر اُمت کی تحریرات میں اس کا بکثرت تذکرہ ملتا ہے۔ اس سلسلہ متعدد اقتباسات پہلے آچکے ہیں۔ مزید اب عرض کرتا ہوں۔

پہلی صدی : سیدنا حضرت علی المرتضیٰ (شہادت ۴۰ھ) نے وصال نبوی کے بعد ایک بار خادم الرسول حضرت انس بن مالک (متوفی ۹۱ھ) سے ارشاد فرمایا کہ :

”إِنِّي لَمِ ارْزَمَانًا خَيْرًا عَامِلٍ مِنْ ذَمَانِكُمْ هَذَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ زَمَانًا مَعَ نَبِيٍّ“ ۱۸

ترجمہ : میں نے کوئی زمانہ کسی عاملِ خیر کے لیے ایسا نہیں دیکھا جو تمہارے زمانے سے اچھا ہو سوائے اس کے کہ کوئی ایسا زمانہ آجائے جس کے ساتھ نبی ہو۔

دوسری صدی کے وسطِ اوّل میں امامیہ مسلک کے فرقوں میں سے منصور یہ کون خاص شہرت ہوئی۔ اس فرقہ کے بانی ابو منصور العجلی تھے۔ اس فرقہ کے اکابر کا واضح عقیدہ تھا کہ

”الرُّسُلُ لَا تَنْقُطُ أَبَدًا“ ۱۹

رسولوں کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا۔

۱۷ ”شرح کتاب غرائب الاحادیث المسمی بطلائف الحكم“ ص ۱۴

۱۸ ”مسند احمد بن حنبل“ جلد ۳ ص ۲۴۰

۱۹ ”التقریفات ص ۲۱۰ (حضرت السید الشریف علی بن محمد ابوالحسن الجرجانی) طبع مصر ۱۹۳۵ء

تیسری صدی ہجری کے "مہبط الوحی" اور مذہب امامیہ کے قدیم ترین مفسر شیخ
الثقة حضرت علامہ ابوالحسن علی بن ابراہیم ہاشم الثقفی (متوفی ۳۱۷ھ) فرماتے ہیں کہ:
اِغْتَرَفَ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ عُزْفَةً بِيَمِينِهِ مِنْ الْمَاءِ فَقَالَ مِنْكَ
اِخْلُقُ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَعِبَادِي الصَّالِحِينَ وَالْاَئِمَّةَ الْمُهْتَدِينَ
وَالدُّعَاةَ اِلَى الْجَنَّةِ وَاتَّبَاعُهُمْ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ دَلَالًا ۱۔
ترجمہ: ہمارے رب عزوجل نے اپنے ہاتھ میں پانی کا ایک چلو لیا اور اس سے
فرمایا میں تجھ سے نبی، رسول، نیک بندے، ہدایت یافتہ امام، داعیانِ جنت
اور ان کے اتباع قیامت تک پیدا کرتا رہوں گا اور کسی کی پروا نہیں
کروں گا۔

چوتھی صدی ہجری کے مشہور مفسر و مجتہد حضرت شیخ ابو جعفر ابن بابویہ القمی
(متوفی ۳۲۰ھ) فرماتے ہیں:

"فَالْهُدَاةُ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْصِيَاءِ لَا يَجُوزُ انْقِطَاعُهُمْ
مَا دَامَ التَّكْلِيفُ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ لِذِمَّةِ الْعِبَادِ ۲"

ترجمہ: جب تک بندے اللہ تعالیٰ کے احکام کے مکلف ہیں تب تک ہدایت
کی طرف راہنمائی کرنے والے انبیاء اور اوصیاء کا انقطاع جائز نہیں۔

پانچویں صدی ہجری کے امام لغت حضرت امام راغب اصفہانی (متوفی ۵۰۲ھ)
کا قول ہے کہ:

"مَنْ اَنَعَدَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْفِرْقِ الْاَرْبَعِ فِي الْمَنْزِلَةِ وَالْثَوَابِ
النَّبِيُّ وَالنَّبِيُّ وَالصِّدِّيقُ وَالصِّدِّيقُ وَالشَّهِيدُ وَالشَّهِيدُ
وَالصَّالِحُ وَالصَّالِحُ ۳"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اُمت کے ان چار گروہوں کو درجہ اور ثواب میں منعین میں شامل
کر دیکھا، یعنی نبی کو نبی کیساتھ، صدیق کو صدیق کیساتھ، شہید کو شہید کیساتھ
اور صالح کو صالح کیساتھ۔

۱۔ تفسیر قمی ص ۳۳ مطبوعہ ایران ۲۔ کمال الدین ص ۳۷۵

۳۔ "البحر المحیط" حضرت محمد بن یوسف الحیان الفرناطی الاندلسی جلد ۳ ص ۲۸۷ مطبوعہ مطبع سعادت مصر ۱۳۲۸ھ

آپ کے ہمعصر، صوفی کامل اور سلسلہ قادریہ کے بانی حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ (ولادت ۱۰۷۷ھ وفات ۱۱۶۶ھ) آنحضرت کی ایک حدیث کا ذکر کر کے لکھتے ہیں :-
 " هَذَا قَوْلُ امِيرِنَا..... مُقَدِّمُ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالصِّدِّيقِينَ

من زمان آدم عليه السلام الى يوم القيامة " ۱
 ترجمہ: یہ ہے فرمان ہمارے امیر... نبیوں اور رسولوں اور صدیقوں کے پیشوا کا جو آدم علیہ السلام کے زمانہ سے قیامت تک ہوں گے۔

نیز فرماتے ہیں کہ:

"أَوْتِيَ الْأَنْبِيَاءَ اسْمَ النَّبُوتِ وَأُوتِينَا اللَّقَبَ أَيْ حُجِرَ عَلَيْنَا
 اسْمُ النَّبِيِّ مَعَ أَنَّ الْحَقَّ تَعَالَى يُخْبِرُنَا فِي سِرَائِرِنَا بِمَعَانِي كَلَامِهِ
 وَكَلَامِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَتْ مَحَابُّ هَذَا الْمَقَامِ
 مِنْ أَنْبِيَاءِ الْأَوْلِيَاءِ " ۲

ترجمہ: انبیاء کو نبی کا نام دیا گیا ہے اور ہم امتی لقب نبوت پاتے ہیں ہم سے
 النبی کا نام روکا گیا ہے باوجودیکہ خدا تعالیٰ ہمیں خلوت میں اپنے کلام اور
 اپنے رسول کے کلام کے معانی سے خبر دیتا ہے اور یہ مقام رکھنے والا انبیاء
 الاولیاء میں سے ہوتا ہے۔

چھٹی صدی ہجری کے ممتاز ہسپانوی مفسر اور پیشوائے طریقت حضرت محی الدین
ابن عربیؒ (متوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

"فَقَطَعْنَا أَنَّ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ مَنْ لَحَقَتْ دَرَجَتُهُ دَرَجَةُ الْأَنْبِيَاءِ فِي
 النَّبُوتِ عِنْدَ اللَّهِ لَا فِي الشَّرِيعِ " ۳

ترجمہ: ہم نے (دور و شریف سے) قطعی طور پر جان لیا ہے کہ اس امت میں ایک
 ایسا شخص بھی ہے جس کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبوت میں انبیاء
 سے مل گیا ہے، مگر وہ شریعت لانے والا نہیں ہے۔

۱ الفتح الربانی والفیض الرحمانی (مرتبہ شیخ ابن مبارک قادری) ص ۴۲ مطبع میمنہ مصر

۲ "ایوائت و ابواب" جلد ۲ ص ۳۹ طبع مصر ۱۳۵۱ھ

۳ "فتوحات مکیہ" جلد اول ص ۵۴۵ طبع دارالکتب العربیہ الکبریٰ مصر

نیز فرماتے ہیں :

"فَالنُّبُوَّةُ سَارِيَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي الْخَلْقِ وَإِنْ كَانَ التَّشْرِيعُ قَدْ انْقَطَعَ فَالتَّشْرِيعُ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النَّبُوَّةِ" ۱

ترجمہ: یہ نبوت مخلوق میں قیامت تک جاری رہے گی۔ اگرچہ شریعت کا لانا منقطع ہو گیا۔ شریعت کا لانا تو نبوت کا ایک جزو ہے۔

ساتویں صدی ہجری کے متکلم اسلام اور مفسر قرآن حضرت امام فخر الدین رازیؒ

(۵۴۴ - ۵۶۰ھ) لکھتے ہیں :-

"وَلَمَّا كَانَ الْخَلْقُ مُحْتَاجِينَ إِلَى الْبَعْثَةِ وَالرَّحِيمِ الْكَرِيمِ قَادِرًا

عَلَى الْبَعْثَةِ وَجَبَ فِي كَرَمِهِ وَرَحْمَتِهِ أَنْ يُبْعَثَ الرُّسُلَ إِلَيْهِمْ" ۲

ترجمہ: اور جب کہ مخلوق بعثت انبیاء کی محتاج ہے اور رحیم و کریم خدا بعثت پر قادر بھی ہے تو اس کے کرم اور رحمت کی رو سے واجب ہوا کہ (حسب ضرورت) وہ ان کی طرف رسول بھیجے۔

آٹھویں صدی ہجری میں سلطان مجاہد ابوالفتح محمد شاہ تغلق بہت فیاض اور شعائر اسلامی کے پابند اسلامی بادشاہ تھے جنہیں زبان عربی و فارسی میں بہت دستگاہ تھی۔ تحریر و تقریر میں صاحب کمال، شعر و سخن میں یگانہ روزگار اور منطق و الہیات اور طبیعیات کے بہت بڑے عالم تھے یہ سلطان نے بھی ایک بار علی الاعلان اس خیال کا اظہار کیا کہ:

جب اللہ تعالیٰ کا فیض و کرم ختم ہو نہیوالا نہیں تو نبوت کا

فیض کس طرح ختم ہو سکتا ہے۔ اس وقت بھی اگر کوئی نبوت کا دعویٰ

کرے اور خوارق عادات و معجزات دکھائے تو اس کو نبی تسلیم کرنے سے کونسا

امرا نفع ہے؟ ۳

۱۔ فتوحات مکہ جلد نمبر ۲ ص ۹۰ (مطبوعہ دارالکتب العربیۃ الکبریٰ مصری)

۲۔ تفسیر کبیر جلد ۱۱ ص ۱۹۵ المطبعة البیتہ مصری ۱۳۵۵ھ

۳۔ تاریخ ہندوستان جلد دوم ص ۱۰۸ - ۱۰۹ (شمس العلماء مولوی محمد ذکار اللہ صاحب دہلوی) مطبع

انسٹی ٹیوٹ علی گڑھ ۱۹۱۶ء ۴۔ "اخبار الاخبار" اردو ص ۲۸ (مصنف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

سند تالیف ۱۹۹۹ء ناشر مدینہ پیشنگ کمپنی بند روڈ کراچی

غزناطہ کے مشہور مفسر امام حضرت ابو عبد اللہ محمد بن یوسف اندلسی (وفات ۵۵۴ھ) فرماتے ہیں:

”وَقَوْلُهُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ تَفْسِيرُ قَوْلِهِ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ مَنْ ذَكَرُوا فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَالظَّاهِرُ أَنَّ قَوْلَهُ مِنَ النَّبِيِّينَ تَفْسِيرٌ لِلَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نَكَاتُهُ قِيلَ مَنْ يَطْعُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْكُمْ أَلْحَقَهُ اللَّهُ بِالَّذِينَ تَقْدِّمُهُمْ مِمَّنْ أَنْعَمَ عَلَيْهِمْ“ ۱

ترجمہ: اور قول ربانی مَعَ الَّذِينَ تَفْسِيرُ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی یہ وہ لوگ ہیں جن کا ذکر اس آیت میں فرمایا ہے ظاہر ہے کہ من النبیین واصل اُنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ کی تفسیر ہے، گویا یہ کہا گیا ہے کہ جو شخص تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اللہ تعالیٰ انہیں (انکی استعداد اور ضرورت کے مطابق) ان لوگوں کے ساتھ ملا دیگا جن پر ان سے پہلے انعامات ہوتے۔

کیوں کوثر نبوی میں ہوا بند تموج
جب تشنہ لبوں کی ہی نہیں تشنہ لبی بند
مغضوب کی، ضالین کی آمد ہے مسلسل

انعمت علیم کی ہوئی کب سے لڑی بندہ (حسن رہنمائی)

آٹھویں صدی کے عارف ربانی حضرت سید عبدالکریم جیلانی (ولادت ۵۶۶ھ) فرماتے ہیں:

”وَأَشْوَكَاهُ إِلَى الْخَوَانِي الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي (الْحَدِيثُ) فَهُوَ أَنْبِيَاءُ الْأَوْلِيَاءِ يُرِيدُ بِذَلِكَ نُبُوَّةَ الْقُرْبِ وَالْإِلَهِ لَا نُبُوَّةَ التَّشْرِيعِ لِأَنَّ نُبُوَّةَ التَّشْرِيعِ انْقَطَعَتْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَا مُنْبِئُونَ بِعِلْمِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ غَيْرِ وَاسْطَةِ“ ۲

۱ ”تفسیر ابن حیان“ جلد ۳ ص ۲۸۴ مطبع سعادت مصر ۱۳۲۸ھ

۲ ”انسان کامل“ ص ۸۵ (العارف الربانی سیدی عبدالکریم جیلانی) مطبوعہ قاہرہ ۱۳۱۶ھ

ترجمہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) مجھے اپنے ان بھائیوں سے ملنے کا کتنا شوق ہے جو میرے بعد آئیں گے (حدیث نبوی) اس حدیث میں انبیاء الاولیاء مراد ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء مبارک اس سے قرب علم عطا کرنے اور حکم الہی کی نبوت ہے۔ نہ تشرعی نبوت کیونکہ تشرعی نبوت تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ختم ہو چکی۔ پس ان لوگوں کو انبیاء کے علوم بلا واسطہ بخشے جائیں گے۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نویں صدی کے ایک بزرگ حضرت سید محمد جوہر پوری (متوفی ۱۱۹۱ھ) کی نسبت لکھتے ہیں کہ:

”در اعتقاد سید محمد جوہر پوری ہر کما لیکہ محمد رسول اللہ صلعم داشت و رسید سید محمد را نیز بود۔ فرق ہمیں است کہ آنجا با صالۃ بود و اینجا بہ تبعیت و تبعۃ رسول بجائے رسیدہ کہ ہمجو او شد“ ۱

ترجمہ: (حضرت سید محمد جوہر پوری کے اعتقاد میں ہر وہ کمال جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا اُن کو بھی ملا۔ اس فرق کے ساتھ کہ آنحضرت کا وہ کمال ذاتی تھا اور آپ کا کمال متابعت رسول کے نتیجہ میں جتنی کہ آپ کا وجود آنحضرت ہی کا وجود بن گیا۔

دسویں صدی ہجری کے شہرہ آفاق صوفی حضرت امام عبدالوہاب شمرانی (متوفی ۱۱۹۶ھ) کا ارشاد ہے:

فَمَا زَالَ الْمُرْسَلُونَ وَلَا يَزَالُونَ فِي هَذِهِ الدَّارِ لَكِنْ مِنْ بَاطِنِيَّةٍ
شَرَعَ مُحَمَّدًا ۲

اس دنیا میں مرسل ہمیشہ آتے رہے ہیں اور ہمیشہ آتے رہیں گے، لیکن ہوں گے شریعت محمدیہ کے باطن سے۔ (اس جگہ مرسلین سے مراد صوفیاء کے نزدیک نابین خاتم الانبیاء ہیں)

۱۔ تذکرہ (مولانا ابوالکلام آزاد) ص ۴۸-۴۹ کتابی دنیالاہور

۲۔ ”ابوابیت والجواہر“ جلد ۲ ص ۸۱ مصر طبع اول ۱۳۵۱ھ

اس ضمن میں شیخین رضی اللہ عنہما حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی نسبت تحریر فرماتے ہیں:

”ایں ہر دو بزرگوار از بزرگی و کلائی در انبیاء معدود اند“^۱
یہ دونوں بزرگوار اپنی بزرگی اور عظمت کے باعث نبیوں میں شمار ہوتے ہیں۔

یہ قول اُن کا ”علماء امتیٰ کا نبیاء بنی اسرائیل کی روشنی میں ہے“
گیارہویں صدی کے مجدد حضرت مجدد الف ثانیؒ (متوفی ۱۰۳۴ھ) فرماتے ہیں:

”حصول کمال نبوت مراتب اعلیٰ رابطہ ترقی تبعیت و وراثت بعد از بعثت خاتم الرسل علیہ و علی جمیع الانبیاء والرسل الصلوٰۃ والتحیات منافی خاتمیت او نیست“^۲

خاتم الرسل کی بعثت کے بعد کمال تا بعد ازل کو اتباع اور وراثت کے طریق سے کمال نبوت کا حاصل ہونا خاتمیت محمدیہ کے منافی نہیں۔

بارہویں صدی ہجری کے امام الہند حضرت سید ولی اللہؒ شاہ محدث دہلوی (وفات ۱۱۸۵ھ) درود شریف سے فیضان نبوت کے جاری رہنے کا استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

وقد قضیت ان لا شرع بعدی فصل علی و علی آلی بان تجعل
لہم مرتبۃ النبوة عندک وان لم یشرعوا فکان من کمال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحق آله بالانبیاء فی المرتبۃ“^۳
ترجمہ: اے خدا تو نے فیصلہ کیا ہے کہ میرے بعد کوئی نئی شریعت نہیں ہوگی پس
مجھ پر اور میری آل پر اس طرح رحم فرما کہ تو اپنی جناب میں ان کے لیے
مرتبہ نبوت مقرر کر دے اگرچہ وہ شارع نہ ہوں یہ رسول اللہ علیہ وسلم کا
کمال ہے کہ حضور نے اپنی آل کو مرتبہ میں انبیاء کے ساتھ ملحق کر دیا ہے۔

۱ ”ابوابیت و الجواہر جلد ۲ ص ۲۷۱

۲ مکتوبات امام ربانی جلد اول ص ۳۲۲ مکتوب نمبر ۳۰۱ مطبع نوکشتور

۳ ”قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین“ ص ۳۲۰ مطبع مقبائی ۱۳۱۰ھ

تیرھویں صدی میں حضرت منظر جانناں کے سب سے نامور مرید حضرت شاہ غلام علی شاہ دہلوی (ولادت ۱۱۵۶ھ وفات ۱۲۴۰ھ) جن کو مولف ”موج کوثر“ نے خاتم الاولیاء کہا ہے۔ آپ آیت ”ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ“ کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ یعنی من انبیاء وقلیلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ یعنی من امة محمد وَهُمُ الصَّحَابَةُ وَكَثِيرٌ مِّنَ الْمُتَابِعِينَ وَجَمَاعَةٌ مِّنَ اتِّبَاعِ اتِّبَاعِينَ وَجَمَاعَةٌ فِي آخِرِ الدَّهْرِ بَعْدَ تَجَدُّدِ الدِّينِ بَعْدَ الْفِ سَنَةِ مِنَ الْهَجْرَةِ وَرِ كَمَالَاتِ نُبُوْتِ تَحَلِّي ذَاتِي دَائِمِي اسْت۔ بے پردہ اسماء و صفات و کمالات رسالت و کمالات اولوالعزم موجی است از دریائے کمالات نبوت۔^۱

ترجمہ: ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ یعنی نبیوں میں سے قلیل مِّنَ الْآخِرِينَ یعنی امتِ محمدیہ میں سے اور اس سے مراد صحابہؓ اور بکثرت تابعین اور تبع تابعین کی جماعت اور ایک اور ایسی جماعت ہے جو ہجرت کے ہزار سال کے بعد تجدیدِ دین کے لیے قائم ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالاتِ نبوت کی ذاتی تجلّی دائمی ہے۔ بے پردہ اسماء اور صفات اور کمالاتِ رسالت اور کمالاتِ اولوالعزم آنحضرتؐ کے دریائے کمالاتِ نبوت کی ایک موج ہیں۔

شہید بلاکوٹ حضرت مولانا شاہ اسماعیلؒ (شہادت ۱۲۴۶ھ) نے ”تقویۃ الایمان“ (ص ۴۲) میں یہاں تک لکھا ہے کہ:

”اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکیم کُن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور حبیب و فرشتے جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔“^۲

مراد یہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کُن سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

^۱ کلمات طیبات ص ۱۰۹ مطبع مجتبیٰ

^۲ ”تقویۃ الایمان“ ص ۴۲ ناشر محمد سعید اینڈ سنز قرآن محل کراچی

برابر کا انسان بھی پیدا کر سکتا ہے جس طرح اور چیزیں پیدا کر سکتا ہے۔ گو مشیت الہی ہمارے نزدیک یہ واقع ہوتی ہے کہ آنحضرت کے اخلال ہی پیدا ہو سکتے ہیں)

۳۰۔ فیضانِ خاتمیت کا اکل ترین ظہور مہدی کی صورت میں

بزرگانِ سلف کی تحریرات میں خاتم النبیین کی تفسیر کا سب سے اہم اور آخری پہلو ہمیں یہ ملتا ہے کہ فیضانِ ختم نبوت کا امت محمدیہ میں اکل و اتم اور اعلیٰ و ارفع ظہور مہدی موعود کی شکل میں ہوگا جس کا باطن حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن اور آپ کی حسنات کا عظیم الشان شاہکار ہے اور جو ہر فیض آپ سے حاصل کرے گا۔ اسی کے زمانہ میں آیت **هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ** کے مطابق جملہ اقوام عالم آنحضرت کو خاتم النبیین تسلیم کر کے آپ کے قدموں میں جمع ہونگی اور ثابت ہو جائیگا کہ حضور علیہ السلام فی الواقع تمام نبیوں کے امام اور سید ولد آدم ہیں اور وہ اسرار و معارف جو خاتم النبیین کے بے نظیر مقام میں مخفی ہیں۔ علمی و عملی ہر اعتبار سے پوری دنیا پر آشکارا ہو جائیں گے۔ چنانچہ سپین کے مشہور صوفی حضرت ابن عربیؒ (متوفی ۵۶۳ھ) فرماتے ہیں:

”فخاتم الرسل من حيث ولايته نسبة مع الخاتم للولاية نسبة الانبياء والرسل معه فانه الولي والرسول النبي وخاتم الاولياء الولي الوارث الآخذ عن الاصل المشاهد للمراتب وهو حسنة من حسنات خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم مقدم الجماعة وسيد ولد آدمؑ“
ترجمہ: خاتم رسل کو باعتبار ولایت کے خاتم ولایت سے وہی نسبت ہے جو اور انبیاء اور رسل کو آپ کے ساتھ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ولی اور رسول اور نبی سب تھے اور خاتم الاولیاء ولی وارث ہیں جو اصل سے

لینے والے ہیں اور اس کے مراتب کے مشاہدہ کرنے والے ہیں اور خاتم الولاۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکات و انعامات میں ایک
عظیم الشان نعمت و برکت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
راہبیا اور اولیاء کی جماعت میں سے مقدم اور سید ولد آدم ہیں۔
حضرت شیخ عبدالرزاق قاشانیؒ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں :

”المهدی الذی یجئ فی آخر الزمان فانہ یكون فی الأحکام
الشرعیہ تابعاً لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وفی المعارف والعلوم
والحقیقۃ تكون جمیع الانبیاء والأولیاء تابعین لہ علمہم
ولاینا تض ما ذکرناہ لآت باطنہ باطن محمد علیہ السلام ولہذا
قیل انہ حسنۃ من حسنات المرسلین“ ۱

ترجمہ: مہدی آخر الزمان احکام شریعت میں تو محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوگا، لیکن معارف، علوم اور حقیقت
میں تمام انبیاء اور اولیاء اس کے تابع ہونگے کیونکہ اس کا باطن
خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن ہوگا اور اسی لیے
اسے سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان نعمت و
برکت قرار دیا گیا ہے۔

اس ضمن میں قطب الارشاد حضرت سید مظفر علی شاہؒ (متوفی ۱۲۹۹ھ) نے بھی تحریر
فرمایا ہے کہ :

”جناب حق تعالیٰ کی راز اولیاء ہر تہہ مخصوص می کند کہ جمیع انبیاء و اولیاء
از وی فیض اخذ میکنند / و مستفیض می شوند اورا خاتم الولاۃ میگویند و این
مقام حضرت امام محمد مہدی است رضی اللہ عنہ“ ۲

ترجمہ: حق تعالیٰ اولیاء میں سے ایک کو ایسے مرتبہ کیساتھ مخصوص کرتا ہے

۱ شرح القاشانی علی فصوص الحکم الاستاذ الاکبر الشیخ محی الدین بن العربی ص ۳۵ طبع مصر ۱۳۲۱ھ

۲ جواہر غیبی ص ۴۴۹ (از حضرت سید مظفر علی شاہ) ۱۳۰۴ھ

کہ تمام نبی اور ولی اس سے فیض حاصل کرتے اور مستفیذ ہوتے ہیں، اسی کو خاتم الولاۃ کہتے ہیں اور یہی مقام حضرت امام محمد مہدی کا ہے۔

اس جگہ یہ وضاحت ضروری ہے کہ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الولاۃ بھی تھے اور خاتم النبوت بھی اور سب نبیوں نے حضور علیہ السلام ہی سے فیض حاصل کیا ہے، امام مہدی بھی خاتم الولاۃ ہیں اور وہ بعد میں آنے والوں کے لیے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض پہنچانے میں واسطہ ہیں۔ ویسے امام مہدی کے علوم و معارف چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض ہیں اس لیے دوسرے تمام نبیوں کا علم آپ کے مقابلہ میں ایک شیع کے علم کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس نکتہ کو ذہن نشین کر لینے کے بعد حضرت شیخ عبدالرزاق قاشانی رحمۃ اللہ علیہ کا درج ذیل اقتباس بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے کہ:

”لأنه عليه السلام ما دام ظاهراً بالشریعة فی مقام الرسالة لم تظهر ولايته بالاحدية الذاتية الجامعة للاسماء كلها ليوتئ اسم الهاوي حقه فبقیت هذه الحسنة اعنى ولايته باطنة حتى يظهر في مظهر الخاتم للولاية الوارث منه ظاهراً النبوة و باطن الولاية فتحقق من هذا ان محمداً عليه السلام مقدم جماعة الانبياء والاولياء حقيقةً و سيد ولد آدم“ ۱

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک بحیثیت رسول، شریعت کے ساتھ ظاہر میں رونق افروز عالم رہے آپ کی وہ ولایت جو احدیت ذاتیہ کے ساتھ تمام اسماء کی جامع ہے ظاہر نہ ہوتی کہ اسم ہادی کو اس کا پورا حق دے سو یہ حسنہ یعنی ولایت باطن میں رہی، یہاں تک کہ وہ خاتم ولایت کے اس منظر میں نمودار ہوگی جو آپ کی ظاہری نبوت اور باطنی ولایت دونوں کا وارث ہوگا، اس سے ثابت ہو گیا کہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمام نبیوں اور ولیوں سے مقدم اور ان کے سردار ہیں۔
اسلامی ہند کے بلند پایہ شاعر جناب امام بخش ناسخ (متوفی ۱۲۵۲ھ) نے اس مقام ہمدی
کو اپنے منظوم کلام میں خوب واضح کیا ہے آپ حضرت امام ہمدی علیہ السلام کے مناقب میں فرماتے ہیں:

دیکھ کر اُس کو کریں گے لوگ رجعت کا گماں

یوں کہیں گے معجزے سے مصطفیٰ پیدا ہوا

کیا سلیمان اور کیا مہر سلیمان مومنو

خاتم ختم نبوت کانگلیں پیدا ہوا

حضرت اسد اللہ الغالب علی المرتضیٰ فرماتے ہیں :

سَمِیُّ نَبِیِّ اللّٰهِ نَفْسِیْ فِدَاؤُہٗ فَلَا تُخْذِلُوہٗ یَا بَنِیَّ وَ عَجِّلُوْا

ہمدی اللہ کے نبی کا ہم نام ہوگا۔ میرا نفس اُس پر قربان ہو اے میرے بیٹو اے

تنہا نہ چھوڑ دینا اور جلدی سے اُس کے ساتھ ہو جانا۔

حدیث نبوی ہے :

”یا قِیُّمُ بِنَا خَیْرَۃَ الْاَنْبِیَاءِ“ ۱

ہمدی موعود انبیاء کا ذخیرہ ساتھ لائیں گے۔

مجتہد عصر حضرت علامہ محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۱۱ھ) نے ”بحار الانوار“ مطبوعہ

ایران جلد ۱۳ ص ۲۰۲ میں بتایا ہے کہ

ہمدی تمام نبیوں کا بروز ہوگا اور دعویٰ کرے گا کہ جو حضرت

ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ بلکہ محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھ لے۔

یہ پیشگوئی تاریخ ابن خشاب میں بھی ہے جو علامہ سید علی الحائری (متوفی ۱۲۸۱ھ) نے

۱۔ ”دیوان ناسخ“ ج ۲ ص ۵۲-۵۵ مطبع نوکشتور لکھنؤ ۱۹۲۳ء

۲۔ شرح دیوان علی جلد ۲ ص ۹۷ مجیدی پریس کانپور ۱۳۴۸ھ

۳۔ ”بحار الانوار“ جلد ۱۳ ص ۱۷ (مطبوعہ ایران)

”غایۃ المقصود“ جلد نمبر ۱ ص ۶۶ پر درج کی ہے۔ نیز لکھا ہے کہ ایسی متفق اور متواتر احادیث بے شمار ہیں جن میں حضرت مہدی موعود علیہ السلام کو انبیائے سلف کا شیل بتایا گیا ہے۔ جس سے یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرت اور حضرت مہدی علیہ السلام میں کوئی فرق نہیں۔

عالمگیر علیہ السلام مہدی سے وابستہ ہے

حضرت محمد بن مروان السدی الصغیر (متوفی ۱۶۷ھ) آیت ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ کی تفسیر میں فرماتے ہیں :-

”ذالک عند خروج المہدی علیہ السلام لا یبقی احدٌ الا دخل فی الاسلام“ ۱

عالمگیر علیہ السلام حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا جبکہ سب لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔

حضرت محمد بن مروان کے علاوہ امت کے اور بھی بہت سے بزرگوں نے تسلیم کیا ہے کہ ادیان باطلہ پر اسلام کا مکمل غلبہ مہدی موعود ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ۲

اسی طرح حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے اپنی تفسیر میں مقام محمود کی تفسیر کرتے ہوئے یہ پیشگوئی اخذ فرمائی ہے کہ

یہ ایسا مقام ہے جس میں کل انسانوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی حمد واجب ہوگی اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم الولایت کا مقام ہے جو ظہور مہدی علیہ السلام سے وابستہ ہے۔

(وَهُوَ مَقَامٌ خَتَمَ الْوِلَايَةِ بِظُهُورِ الْمُهْدِيِّ) ۳

۱۔ مطبع شمس المند لاہور ۱۳۱۸ھ

۲۔ تفسیر غرائب القرآن از حضرت علامہ نظام الدین نیشاپوری برعاشیہ ابن جریر جلد نمبر ۱ ص ۷۹، مطبوعہ مہینہ مصر

۳۔ ”بحار الانوار“ جلد ۱۳ ص ۴۷ ”تفسیر قمی“ ص ۲۶۴ - ۲۶۵ ”نجم الثاقب“ باب یازدہم ص ۵۶۱

”منتخب الاثر فی الامام الثانی عشر“ ص ۱۶۱ از لطف اللہ صافی مرکز نشر الکتاب طہران

آخرین میں ایک نبی

پہلے بزرگوں نے یہ بھی خبر دی کہ قدیم نوشتوں میں اُمتِ محمدیہ کے ایک ایسے وجود کا ذکر پایا جاتا ہے جسے منصب و عہدۂ نبوت بھی حاصل ہوگا، چنانچہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے "خصائص الکبریٰ" میں "سرج یرمو" کی یہ روایت درج کی ہے کہ

أَجَدُّ فِي الْكِتَابِ أَنَّ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ اثْنَيْ عَشَرَ رِئِيسًا نَبِيَّيْهِمْ
أَحَدُهُمْ

ترجمہ: میں کتابِ آسمانی میں لکھا پاتا ہوں کہ اس اُمت میں بارہ رئیس ہونگے
ایک ان میں سے اُن کا نبی ہوگا۔

اسی طرح حضرت ابن عباسؓ (متوفی ۳۶ھ) سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے پہلی بار جب اس مقام پر نظر ڈالی جو قائم آل محمد (مہدی موعود) کو عطا ہونیوالا تھا تو عرض کی اے الہی مجھے قائم آل محمد قرار دے۔ جواب ملا قائم (کا وجود) احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے (مقدم) ہے یہ

درمدا اس سے تیرہویں صدی کے آخر میں ظاہر ہونے والا مجدد ہی ہو سکتا ہے جو تیرہویں صدی کے آخر میں آئے اور ہزار ہفتم کا مجدد ہو چنانچہ یہ پیشگوئی حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کے وجود میں پوری ہو چکی ہے آپؐ سے پہلے بارہ صدیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کو الگ کر کے جو مجددین ہوئے ان میں سے مسیح موعود ہونے کی وجہ سے آپؐ کو حدیثوں میں نبی اللہ کا نام دیا گیا

ایک دوسری روایت میں (جو عقد الدرر میں حضرت امام باقر علیہ السلام کی زبان مبارک سے

نقل ہے) حضرت عیسیٰ کی بجائے حضرت موسیٰ بن عمران لکھا ہے۔ حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
خصائص میں بروایت حضرت انس بن مالک (متوفی ۹۴ھ) لکھتے ہیں:

”قال اجعلني نبي تلك الامة قال نبيها منها قال اجعلني من
امة ذلك النبي قال استقدمت واستأخر ولكن سأجمع
بينك وبينه في دار الجلال“ ۱

ترجمہ: حضرت موسیٰ نے عرض کیا۔ اے رب مجھ کو اس امت کا نبی بنا دیجئے۔
ارشاد ہوا اس امت کا نبی اسی میں سے ہو گا، عرض کیا کہ مجھ کو ان (محمدؐ)
کی امت میں سے بنا دیجئے، ارشاد ہوا کہ تم پہلے ہو گئے وہ پیچھے ہوں گے، البتہ تم کو اور
ان کو دار الجلال (جنت) میں جمع کر دوں گا۔

ایک بزرگ حضرت الشیخ ابو علی واقعہ اسرار کا ذکر کر کے لکھتے ہیں:

”الآيات التي اراها الله تعالى محمد حسين أسرى به الى البيت
المقدس ان حشر الله عز ذكره الاولين والآخرين من
النبيين والمرسلين“ ۲

ترجمہ: اُن نشانات میں سے جو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس وقت
دکھائے جبکہ حضور کو بیت المقدس کی طرف اسرار ہوا یہ نشان بھی تھا کہ اللہ
تعالیٰ نے اولین و آخرین کے سب نبی و مرسل جمع کر دیئے۔

آخرین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کونسا فرزند جلیل ہے جسے فیض ختم نبوت سے عہدہ
نبوت اور منصب نبوت بخشا جائیگا اور جس کا ذکر لیلۃ الاسرار کے اس واقعہ میں ہے؟ اس
حقیقت تک پہنچنے کے لیے قدیم بزرگان امت کی چند تحریرات کافی ہوں گی۔

حضرت امام ابو عبد اللہ محمد باقر علیہ السلام (متوفی ۱۱۴ھ) کی روایت ہے کہ امام مہدی

۱۔ ترجمہ از کتاب المہدی ص ۱۱۲ مطبوعہ تہران ۱۹۶۶ء۔ (مؤلف سید صدر الدین صدر)

۲۔ الخصائص الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۲ (السیوطی) علیہ ابی نعیم۔ قفاجی رحمۃ اللہ علیہ

مواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۲۵ (خاتمہ المحققین حضرت احمد بن محمد الخلیب القسطلانی) مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ ۱۹۰۶ء

۳۔ مجمع البحرین ص ۸ علامہ حضرت حیدر السند الجلیل سید مرتضیٰ ۱۳۲۱ھ مطبوعہ ایران پہلا ترجمہ نشر الطیب

(مرتبہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی) سے ماخوذ ہے،

آیت فَوَهَبْ لِي رَبِّ حِكْمًا وَجَعَلْنِي مِنَ الْمُزْسِلِينَ پڑھینگے اور اسے اپنے اوپر چسپاں کرینگے ۱

آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ مہدی علیہ السلام کہیں گے کہ:

"أَنَا أَهْلُ بَيْتِ الرَّحْمَةِ وَمَعْدَنُ الرِّسَالَةِ وَالْخِلَافَةِ نَحْنُ

ذُرِّيَّةُ مُحَمَّدٍ وَسُلَالَةُ النَّبِيِّينَ" ۲

ترجمہ: ہم بیت الرحمت کے اہل اور رسالت و خلافت کی کان میں۔ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت اور نبیوں کی نسل ہیں۔

غیر القرون کے عالم ربانی اور مجتہد طریقت حضرت شیخ محمد علی الحکیم الترمذی (متوفی ۵۲۵ھ) نے فرمایا:

"مُجَذَّوبٌ رَأْمَنَازِلُ اسْتِ چندانکہ بعضے از ایشان را ثلث نبوت نہند و بعض را نصفی و بعض را زیادت از نصفی تا بجای برسد کہ مجذوبے افتد کہ خط او از نبوت بیش از ہمہ مجذوبان بود و خاتم الاولیاء بود و مہتر جملہ اولیاء بود چنانکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بود و مہتر ہمہ او بود و ختم نبوت بدو بود۔ ایسے مجذوب تو اند کہ مہدی بود" ۳

ترجمہ: مجذوب کے بہت درجے ہیں۔ ان میں سے بعض کو نبوت کا تہائی حصہ ملتا ہے اور بعض کو نصف سے زیادہ، یہاں تک کہ ایک مجذوب ایسا ہوگا جس کا حصہ تمام مجذوبوں سے زیادہ ہوگا وہ خاتم الاولیاء اور تمام اولیاء کا سردار ہوگا جیسا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور تمام نبیوں کے سردار تھے اور نبوت آپ پر ختم ہوئی اور یہ مجذوب ممکن ہے کہ امام مہدی ہوں۔

دافسوس صدافسوس!! تذکرۃ الاولیاء کے ایک نئے ترجمہ میں سے یہ عبارت بھی خارج کر دی گئی ہے

۱ اکمال الدین ص ۱۸۹

۲ "بحار الانوار" جلد ۱۳ ص ۱۸۰ (از حضرت علامہ مجلسی مطبوعہ ۱۳۰۲ھ)

۳ تذکرۃ الاولیاء (فارسی) ص ۲۴۲-۲۴۳ مطبع محمدی لاہور ۱۳۰۴ھ

یہ محرف ترجمہ علامہ عبدالرحمن صاحب شوق کے قلم سے ہوا ہے۔

مشہور تابعی اور مؤرخ اسلام حضرت محمد ابن سیرین (متوفی ۱۱۰ھ) نے فرمایا :-

”يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيفَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ قَتِيلٌ خَيْرٌ مِنْهُمَا“ قَالَ قَدْ كَادَ يَفْضُلُ عَلَى بَعْضِ الْأَنْبِيَاءِ ۚ ۱۷

اس اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے بھی بڑا ہوگا۔ عرض کیا گیا کیا ان دونوں سے بھی بڑا ہوگا؟ فرمایا ممکن ہے کہ وہ بعض نبیوں سے بھی افضل ہو۔

ایک اور نامور تابعی حضرت کعب احبار (متوفی ۳۲ھ) نے حضرت امام قائمؑ کے

متعلق فرمایا:

”أَشْبَهَ النَّاسِ بَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ خَلْقًا وَخُلُقًا وَمُسِيماً وَهَيْئَةً يُعْطِيهِ اللَّهُ جَلًّا دَعْرًا مَا أَعْطَى إِلَّا نَبِيَاءَ دِيْرِيْدَةَ وَيُفْضِلُهُ ۚ ۱۸

ترجمہ: امام قائم (مہدی علیہ السلام) اپنی پیدائش، سیرت، جمال اور شکل کے اعتبار سے سب لوگوں سے بڑھ کر حضرت عیسیٰ بن مریم سے مشابہ ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ عزوجل نہ صرف وہ سب کچھ دے گا جو اس نے انبیاء کو دیا ہے بلکہ زیادہ دیگا اور فضیلت بھی بخشے گا۔

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی موعود برحق کی نسبت ہر مسلمان کو

یہ تاکید فرمائی تھی کہ جب وہ ظاہر ہو تو گھروں میں نہ

بیٹھے رہنا بلکہ خواہ تمہیں برف کے تو دوں پر سے گھٹنوں کے بل بھی

گزرنا پڑے تو اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوراً پہنچنا اس

کی بیعت کرنا اور اس کو میری طرف سے سلام کہنا۔ بزرگانِ سلف

۱۷ بیچ اکرامہ ص ۲۸۶ (نواب صدیق حسن خاں صاحب تنوخی) مطبع شاہجہان بھوپال ۱۲۹۱ھ

۱۸ بحار الانوار جلد نمبر ۱۳ ص ۱۶۱ مطبوعہ ایران

۱۹ مسند احمد بن حنبل جلد ۶ ص ۳۰ جلد ۲ ص ۳۹۸ مطبوعہ مصر

تیرہ صدیوں تک آنحضرت کی اس ہدایت کو نسل بعد نسل پہنچاتے رہے اور
تمنا کرتے رہے کہ اے کاش انہیں اس فرمانِ نبوی کی تعمیل کی سعادت
نصیب ہو جاتے۔

چنانچہ حضرت سید بریلویؒ کے درباری شاعر حضرت مومن دہلوی (متوفی ۱۲۶۸ھ) نے فرمایا
زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومن
تو سب سے پہلے تو کیوں سلام پاک حضرت کا
اور فرزند جناب مرزا رفیع سودا (متوفی ۱۲۹۵ھ) نے یہ آرزو کی کہ
سودا کو آرزو ہے کہ جب تو کرے ظہور
اُس کی یہ مشیتِ خاک ہو تیری صفِ نعال

بعض تعجب خیز انکشافات

جناب الہی نے فیضانِ ختمِ نبوت کے اس اکمل و اتم ظہور سے متعلق (جسے بعض اولیاء
امت نے باطنِ خاتم الانبیاء سے بھی موسوم فرمایا تھا) بزرگانِ اسلام پر بہت سے انکشافات بھی فرمائے
جن میں سے چند بیان کرتا ہوں۔

پہلا انکشاف :

پہلا انکشاف یہ کیا گیا کہ وہ دورِ احمدیت کا امام اور اولوالعزم رسول ہوگا، چنانچہ سید
الشعراء، امام البخاری، الامام العارف، الولی الکامل الشیخ ابو حفص شرف الدین عمر ابن الفارض
رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۶۳ھ) فرماتے ہیں :

- ۱۔ وَجَاءَ بِأَسْرَارٍ لِّجَمِيعٍ مُّفِیضًا
- ۲۔ وَمَا مِنْهُمْ إِلَّا وَقَدْ كَانُوا دَاعِيًا
- ۳۔ فَعَالِمًا مِنْهُمْ نَبِيٌّ وَمَنْ دَعَا
- عَلَيْنَا لَهُمْ خِطْمًا عَلَىٰ حَبْنِ فِتْرَةٍ
- بِهِ قَوْمُهُ لِلْحَقِّ عَنْ تَبَعِيَّةٍ
- إِلَى الْحَقِّ مِمَّا قَامَ بِالرُّسُلِيَّةِ

۴- وَعَارِفُنَا فِي وَثْقَتِنَا الْاِحْمَدِي مِنْ اُولِي الْعِزْمِ مِنْهُمْ اَخِذْ بِالْعِزْمَةِ

فرمایا :

۱- سب نبیوں کے اسرار لیکر، اُن کا ہم پر افاضہ کرنے والا نبی یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگیا وہ زمانہ ندرت پر اُن سب نبیوں کے لیے مہر کی حیثیت رکھتا ہے۔

۲- اور وہ سارے نبی اپنی قوم کو حق کی طرف، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی بالتحق دعوت دیتے تھے۔

۳- ہمارا عالم انہی جیسا ایک نبی ہے اور ہم میں سے جو حق کی طرف دعوت دیتا ہے وہ رسالت (کے مقام) پر کھڑا ہے۔

۴- اور ہمارا عارف جو ہمارے احمدی زمانہ میں ہوگا وہ اولو العزم نبیوں میں سے ہوگا اور عزیمت رکھنے والا ہوگا۔

دوسرا انکشاف :

یہ کیا گیا کہ مہدی موعود کے مقاصد کی تکمیل کے لیے چونکہ امن کی ضرورت ہے اور اس کا زمانہ قریب ہے۔ اس لیے غیر ملکی حکومت کو ہندوستان میں مسلط کر دیا گیا ہے اب جب تک مہدی کا ظہور نہ ہوگا ہندوستان پر دوبارہ مسلمان حکمران نہ ہوں گے یہ تعجب خیز پیشگوئی حضرت مخدوم شاہ محمد حسن صاحب صابری حشقی حنفی قدوسی کی کتاب "حقیقت گلزار صابری" ص ۱۳ تا ۲۲ میں ہے جو پہلی بار جماعت احمدیہ کے قیام سے دو سال قبل (۱۳۰۲ھ میں) شائع ہوئی اور جس کا پانچواں ایڈیشن حال ہی میں بستی چراغ شاہ قصور سے چھپا ہے۔

تیسرا انکشاف :

یہ کیا گیا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت اور سچائی کے لیے براہین لائیں گے جن کو بالآخر سب خلقت پورے طور پر تسلیم کرے گی جیسا کہ مشرق وسطیٰ میں پانچویں

۱۰ "المدد الفائن عن شرح دیوان سیدی عمر بن الفارض" ص ۳۸ ناشر مکتبہ شیخ احمد

علی الملینجی قریباً من الازھر ۱۳۱۹ھ

صدی ہجری کے بزرگ حضرت امام یحییٰ بن عقبہؒ کا الہامی شعر ہے :-
 ۱- دَیَاتِی بِاَلْبَرَآهِیْنِ اللّٰوَاتِی
 ۲- فَتِلْکُ دَلَالُ الْمَهْدِی حَقًّا
 تُسَلِّمُهَا الْبَرِّیَّةُ بِاَلْکَمَالِ
 سَمِیْلُکَ لِلْبِلَادِ بِدَلَالِ مَحَالِ

چوتھا انکشاف:

یہ کیا گیا کہ مہدی موعود اپنے وقت کا مسیح بھی ہوگا۔ چنانچہ ”نجم الثاقب“ میں الحاج مرزا حسن شیرازی نے ص ۱۹ پر اس کا نام مسیح الزماں بھی لکھا ہے۔ چھٹی صدی ہجری کے نامور ولی حضرت نعمت اللہ ولی کے مشہور قصیدہ میں ہے:

۱- ح-م-و-دال مے خوانم
 مہدی وقت و عیسیٰ دوراں
 نام آں نامدار مے بینم
 ہر دو را شہسوار مے بینم

حضرت می الدین ابن عربیؒ اپنی تفسیر (جلد ۱ ص ۱۶۵) میں فرماتے ہیں کہ آخری زمانہ میں مسیح ناصری کا نزول ایک دوسرے بدن میں ہوگا۔ حضرت امام سراج الدین ماوردیؒ نے بھی خریدۃ العجائب (ص ۶۱۴) میں اس نظریہ کا ذکر کیا ہے کہ نزول عیسیٰ سے مراد ایک ایسے شخص کا ظہور ہے جو فضل و شرف میں حضرت عیسیٰ کا ثقیل ہوگا۔ حضرت شیخ محمد اکرم صابریؒ نے ”انتباس الانوار“ (ص ۵۲) میں لکھا ہے کہ بعض بزرگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی روحانیت مہدی میں بروز کرے گی اور یہی معنی نزول کے ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے۔ ”لا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم“ (ابن ماجہ)

پانچواں انکشاف:

یہ کیا گیا کہ امام مہدی الہام ربانی سے کھڑا ہوگا اور اس کی زبان خاتم النبیین کی زبان ہوگی، چنانچہ امام عبدالوہاب شعرائی فرماتے ہیں :-

”یخرج المہدی علیہ السلام فیبطل فی عصرہ التقید بالعمل

لے شمس المعارف الکبریٰ جلد ۲ ص ۲۴۰ مؤلف الشیخ ابونور (متوفی ۷۷۲ھ) ۱۳۳۵ھ

لے ”الاربعین فی احول المہدیین“ تالیف حضرت شاہ اسماعیل ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۶ھ

مصری گنج کلکتہ

بقول من قبله من المذاہب كما صرح به اهل الكشف و
يُنْمَهُ الْحَكْمَ بِشَرِيعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُكْمِ الْمَطَابِقَةِ
بِحَيْثُ لَوْحَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَجُوداً لَا قَرَّةَ عَلَى
جَمِيعِ أَحْكَامِهِ كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ فِي حَدِيثِ ذِكْرِ الْمَهْدِيِّ بِقَوْلِهِ
يَقْتَفُوا أَثَرِي لَا يُخْطِئُوا ۱

ترجمہ: حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا جس کے بعد اُن سے پہلے مذاہب
کے اقوال کی پابندی باطل ہو جائیگی جیسا کہ اہل کشف نے اس کی تصریح کی ہے
حضرت امام مہدی موعود کو پورے طور پر شریعت محمدی کے مطابق فیصد کرنا
الہام کیا جائیگا یہاں تک کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہوتے
تو اُن کے جاری کردہ احکام کو قائم رکھتے چنانچہ اُس حدیث میں جس میں
آپ نے مہدی کا ذکر فرمایا ہے آپ نے اشارہ میں فرمایا ہے کہ مہدی میرے
قدم بہ قدم چلیں گے اور ذرا بھی خطا نہیں کریں گے۔

چٹا انکشاف:

یہ کیا گیا کہ امام مہدی علیہ السلام پر پورے قرآن مجید کے اسرار و رموز اور حقائق و معارف
اس شان کے ساتھ کھولے جائیں گے کہ اُن کے دور میں قرآنی علوم کے حقیقی چشمے انہی سے
جاری ہوں گے اور اُمت میں اس پاک اور خدا نما کلام کی تعلیموں، اس کے علوم حکمیہ، معارف دینیہ
اور بلاغت کاملہ اور روحانی برکات سے انہی کو سب سے بڑھ کر آگاہی بخشی جائے گی۔

چنانچہ حضرت ابو جعفر امام باقر علیہ السلام (متوفی ۱۱۴ھ) کا واضح ارشاد ہے کہ:

”إِنَّ أَعْلَمَ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ بَيْتِهِ لَيَنْسُبَتْ فِي قَلْبِ
مُهْدِيَانَا كَمَا لَيَنْسُبُ الزَّرْعُ عَلَى أَحْسَنِ نَبَاتِهِ فَمَنْ بَقِيَ مِنْكُمْ
حَتَّى يَرَاهُ فَلْيَقُلْ حِينَ يَرَاهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
يَا أَهْلَ بَيْتِ الرَّحْمَةِ وَالنَّبُوَّةِ وَمَعْدَنَ الْعِلْمِ وَمَوْضِعَ الرِّسَالَةِ“ ۲

۱۔ ”کتاب المیزان“ جلد ۱ ص ۴۶ الطائفة الصمدانی والقطب الربانی سید عبدالوہاب شمرانی

۲۔ ”بحار الانوار“ جلد ۱۳ ص ۱۸۳ مطبوعہ ایران

ترجمہ: خدائے عزوجل کی کتاب اور سنت نبوی کا علم مہدی موعود کے دل میں
 اُسی طرح پیدا ہوگا جس طرح بہترین نباتات پیدا ہوتی ہے۔ پس تم میں سے جو
 زندہ رہے اور اس کی زیارت بھی اسے نصیب ہو جائے تو وہ اسے دیکھتے ہی
 یہ کہے کہ اہل بیت رحمت و نبوت، اسے علم کا سرچشمہ اور مقام رسالت
 تجھ پر سلام!!

سپین کے ممتاز مفسر و صوفی حضرت محی الدین ابن عربی (متوفی ۷۴۰ھ) آیت ذالک الکتاب
 لا ریب فیہ (البقرہ: ۲) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”ذالک الکتاب الموعود..... بآئہ یُکُونُ مَعَ الْمَهْدِیِّ فِی آخِرِ
 الزَّمَانِ لَا یُقْرَءُ کَمَا هُوَ بِالْحَقِیْقَةِ إِلَّا هُوَ“ ۱

حضرت محی الدین نے اس مقام پر یہ عظیم الشان نکتہ بیان فرمایا ہے کہ ذالک اسم اشارہ
 بعید کا ہے جو یہاں یہ واضح کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے کہ قرآن مجید اس اعتبار سے موعود
 کتاب ہے کہ جو آخری زمانہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پاس ہوگی اور اسے آپ کے سوا
 کوئی اور شخص حقیقی طور پر پڑھ نہیں سکے گا۔

شیراز کے عارف ربانی اور مفسر حضرت شیخ ابو نصر بن روز بہان (متوفی ۷۴۰ھ) نے اپنی تفسیر
 کے دیباچہ میں حضرت جعفر بن محمد کا حسب ذیل قول نقل فرمایا ہے جس سے حضرت ابن عربی کے مندرجہ بالا
 نکتہ کی بالواسطہ تائید ہوتی ہے، لکھا ہے۔

”کِتَابُ اللَّهِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ - الْعِبَارَةُ وَالْإِشَارَةُ وَاللِّطَافُ
 وَالْحَقَائِقُ فَالْعِبَارَةُ لِلْعَوَامِّ وَالْإِشَارَةُ لِلْخَوَاصِّ وَاللِّطَافُ لِلْأَدْبَاءِ
 وَالْحَقَائِقُ لِلْأَنْبِيَاءِ“ ۲

ترجمہ: کتاب اللہ چار چیزوں پر مشتمل ہے، عبارت، اشارت، لطائف اور حقائق۔
 عبارت عوام کے لیے، اشارات خواص کے لیے، لطائف اولیاء کے لیے اور حقائق
 نبیوں کے لیے ہیں۔

۱ تفسیر ابن عربی ص ۱۰

۲ تفسیر رائس البیان ص ۴ مطبع نونکشتور ۳ لطیف باتیں۔

ساتواں انکشاف :

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام (متوفی ۱۱۴۰ھ) نے یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی :-
 "إِنَّ الْمُؤْمِنَ فِي زَمَانِ الْقَائِمِ وَهُوَ بِالْمَشْرِقِ يَرَى أَخَاهُ الَّذِي
 فِي الْمَغْرِبِ وَكَذَا الَّذِي فِي الْمَغْرِبِ يَرَى أَخَاهُ فِي الْمَشْرِقِ" ۱
 مہدی موعود کے زمانہ میں جو مومن مشرقی ممالک کے رہنے والے ہوں گے وہ بلاد مغرب
 کے بھائیوں کو اور جو مغرب کے ہوں گے وہ مشرق میں بسنے والے
 بھائیوں کو دیکھ سکیں گے۔

اس سے ظاہر ہے کہ مہدی موعود کے ذریعہ مغرب اور مشرق کو ملا دیا جائے گا اور سب دنیا میں
 رفتہ رفتہ عقیدہ توحید الہی کے قبول کرنے میں وحدت ہو جاتے گی۔

آٹھواں انکشاف :

اولیاء امت پر آٹھواں انکشاف یہ ہوا کہ مہدی موعود کا زمانہ ایک ہزار چالیس سال ہوگا اور
 اس کی (روحانی) سلطنت کے بعد قیامت تک کسی اور کی حکومت نہ ہوگی چنانچہ لکھا ہے :-
 "عمر شریفش ہزار و چیل سال" ۲
 "لَيْسَ بَعْدَ دَوْلَةِ الْقَائِمِ لِأَحَدٍ دَوْلَةٌ" ۳

پیشگوئی کا شاندار ظہور

میرے بزرگو اور بھائیو! بزرگان سلف کی باطنی اور روحانی بصیرت اور فیضانِ ختم نبوت کا یہ
 کتنا زبردست معجزہ اور بھاری نشان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (اپنے ازلی نوشتوں اور پیشگوئیوں کے
 عین مطابق) ۱۳۰۶ھ یعنی ۱۸۸۹ء میں نازل ہونے والی آیت خاتم النبیین کے ٹھیک ۱۳۰۰ سال بعد

۱۔ بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۲۰۰

۲۔ النجم الثاقب ص ۳۴۷ (الحاج میرزا حسین طبرسی مطبوعہ ۱۳۰۳ھ)

۳۔ بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۲۳۶

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو کھڑا کر دیا ۛ

ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
پورے ہوئے جو وعدے، کئے تھے حضور نے

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے ۱۳۰۶ھ میں ہی جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور فرمایا:
”تمام آدم زادوں کے لیے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو
اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے
جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات
وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ جو یقین
رکھتا ہے جو خدا پرست ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی
شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن
کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لیے خدا نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر
یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لیے زندہ ہے۔“ ۛ

ۛ وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اُس کا ہے محمد ولبر مرا یہی ہے
اُس نور پر قد اہوں اسکا ہی میں ہوا ہوں وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

شانِ خاتمیتِ محمدیہ کی علی وجہ البصیرت منادی

سیدنا حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے کامل غلامی اور مکمل فنا تیت کے ذریعہ حضرت
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال، حضور کی برکات و تاثیرات اور فیوض و احسانات
کو بحیثیت خود دیکھا اور نہ صرف بزرگان سلف کے بیان فرمودہ معانی ختم نبوت پر عارفانہ انداز
میں روشنی ڈالی بلکہ اپنی قوت یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ خاتمیتِ محمدیہ کے اور بہت
سے معنی پہلو بھی اجاگر اور بے نقاب کئے اور شانِ خاتمیتِ محمدیہ کی علی وجہ البصیرت منادی کرتے
ہوئے ارشاد فرمایا:

”اللہ جلّ شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا

یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لیے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں
دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی
کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور
یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ ۱

نیز حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی اور باطنی حسن و جمال سے متاثر
ہو کر فرمایا:

فدا شد در ریش ہر ذرّہ من کہ دیدم حسنِ پنهانِ محمد
وگر استادِ رانامے ندانم کہ خواندم در دبستانِ محمد
دریں رہ کر کشندم در بسوزند نتابم زو، ز ایوانِ محمد
ترجمہ: میرا ہر ذرّہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں قربان ہے
کیونکہ میں نے آنحضرت کے پوشیدہ حسن کو دیکھ لیا ہے، میں کسی اور استاد کا
نام نہیں جانتا کیونکہ میں تو صرف محمد مصطفیٰ کے مدرسہ میں پڑھا ہوں، اس راہ
میں خواہ مجھے قتل کیا جائے، یا جلاد دیا جائے میں محمد کی بارگاہ سے ہرگز منہ
نہیں پھروں گا۔

لادینی فلسفوں اور مہدائے تحریکوں سے گھری ہوئی موجودہ دنیا کو یہ یقین دلانا ممکن نہیں
تھا کہ تمام پہلے انبیاء بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت سے مستفیض ہوتے ہیں دوسرے
نبیوں کے فیوض ختم ہو چکے ہیں اور اب ارض و سما میں آپ ہی کا فیض جاری ہے اور یہ کہ آنحضرت
کا یہ ارشاد مبارک واقعی اپنے اندر صداقت رکھتا ہے کہ ”لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیثین
ما دسعهما الا اتباعی؟“ ۲

یعنی اس زمانہ میں (حضرت) موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام بھی اگر زندہ ہوتے تو میری پیروی

۱ حقیقۃ الوحی (حاشیہ) ص ۹۷ ۲ آئینہ کمالات اسلام طبع اول (تمہ)

۳ ابن کثیر بر حاشیہ فتح البیان جلد ۲ ص ۲۶۶ طبع اول ۱۳۱۷ھ شرح فقہ اکبر از امام حضرت علی القاریؒ

ص ۱۱۲ مطبوعہ مصر۔ البواقیت والحوار جلد ۲ ص ۲۲ صحت ۳۲

کے سوا انہیں کوئی چارہ نہ ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے طفیل مہدی موعودؑ نے متعدد آسمانی نشانوں اور آسمانی برکتوں سے اس دعویٰ کو ایک سائنسی صداقت کے طور پر ثابت کر دکھلایا اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ابدی اور زندہ روحانی افاضہ کے ثبوت میں اپنے وجود کو پیش کر کے دنیا بھر میں یہ پرشکوہ منادی کی کہ:

”میں اُسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحقؑ سے اور اسمعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیح ابن مریمؑ سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہم کلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا، مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا“ لے

پھر فرمایا:

”وہی ہے جو سرِ حشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرارِ افاضہ اُسکے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اُسکو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُسکو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محرومِ ازل ہے“ لے

بلاشبہ حضرت مہدی موعودؑ نے پیشگوئیوں کے مطابق بعض گزشتہ نبیوں کے بروز ہونیکا دعویٰ کرتے ہوئے کہا:

۵ میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بشمار

مگر یہ وضاحت بھی فرمائی کہ

۵ ایک آئینہ امِ زِ رِبِّ غنی از پے صورتِ میرِ مدنی

لیکن میں رِبِّ غنی کی طرف سے مدینہ کے اُس چاند کی صورت کو دکھانے کے لیے ایک

آئینہ ہوں نیز بتایا۔

اس چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم یک قطرة ز بحر کمال محمد است
اس چشمہ رواں کو ذرا غور سے دیکھو یہ تو کمالات محمدی کے غیر محدود
سمندر کا محض ایک قطرہ ہے

اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلّم

سُبْحَانَ اللَّهِ مَا أَعْظَمَ شَأْنُ رَسُولِ اللَّهِ -

پھر مستقبل میں یہ خیال بھی ذہنوں کے اندر خلجان پیدا کر سکتا تھا کہ جب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہزاروں لاکھوں بزرگوں کو بڑے بڑے مدارج اور مراتب حاصل
ہوئے تو حدیث نبوی میں صرف مسیح موعود کو نبی کیوں کہا گیا؟

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے اس کا یہ نہایت لطیف جواب دیا کہ:
”جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء تھے اور آپ کے بعد کوئی
نبی نہیں تھا۔ اس لیے اگر تمام خلفاء کو نبی کے نام سے پکارا جاتا تو امر ختم
نبوت مشتبہ ہو جاتا اور اگر کسی ایک فرد کو بھی نبی کے نام سے نہ پکارا جاتا تو عدم
مشابہت کا اعتراض باقی رہ جاتا کیونکہ موسیٰ کے خلفاء نبی ہیں، اس لیے حکمت
الہی نے یہ تعاضا کیا کہ پہلے بہت سے خلفاء کو برعایت ختم نبوت بھیجا
جائے اور ان کا نام نبی نہ رکھا جائے اور یہ مرتبہ ان کو نہ دیا جائے
تا ختم نبوت پر یہ نشان ہو پھر آخری خلیفہ یعنی مسیح موعود کو نبی کے نام
سے پکارا جائے تا خلافت کے امر میں دونوں سلسلوں کی مشابہت ثابت
ہو جائے۔“ ۱

نیز فرمایا:

”احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔“ ۲
پہلے بزرگوں نے خاتم النبیین کے ایک معنی ”بادشاہ ہفت اقلیم“ کے بھی کئے ہیں جو آیت

۱۔ تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳۴ طبع اول اکتوبر ۱۹۱۳ء

۲۔ حقیقۃ الوحی طبع اول ص ۳۹۱

قرآنی ہوا اللہی ارسل دسولہ الخ کے عین مطابق ہے، لیکن اس کا عملی ظہور نقشہ عالم پر کس طرح مقدّر ہے؟ یہ عظیم الشان راز بھی حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے آکر کھولا اور فرمایا:

”اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سیاحتی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سپے خدا کا تپہ چلے گا اور بعد اس کے تو بہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ گند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا، لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد رحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔“

۵ اک بڑی مدت سے دیں کو کُفر تھا کھاتا رہا
اب یقین سمجھو کہ آئے کُفر کو کھانے کے دن
دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے اس فلسفہ پر بھی روشنی ڈالی کہ اسلام کا یہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداؤ ابی و امی) کے زمانہ میں کیوں ظہور میں نہیں آیا؟ چنانچہ آپ نے فرمایا:

”چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور

آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لیے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدتِ اقوامی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے
زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم
ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا، اس لیے
خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور
ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی
جو قربِ قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لیے اسی امت میں
سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا
نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں اور اُس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ
دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہوئے کیونکہ وحدت
اقوامی کی خدمت اُسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے
اور اُسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے هُوَ الَّذِي
اَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ
كُلِّهِ ۚ یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت
اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اُس کو ہر ایک قسم کے دین پر
غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اُس کو

عطا کرے ۛ ۛ

خلاصہ کلام

برادرانِ اسلام! تفسیر خاتم النبیین کے سلسلہ میں بزرگانِ سلف کے تیس^۳ معافی خاکسار نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیئے ہیں، میں ان سب بزرگوں کی خاکِ پاہوں اور میرادل اس یقین سے لبریز ہے کہ ان سب معنوں پر غور کرنے کے بعد حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سچے عاشق کی زبان خواہ خاموش رہے مگر اس کی روح یہ ضرور پکار اٹھے گی کہ اگر یہ تمام علماء ربانی، صلحائے امت اور ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین بالفرض دوبارہ دنیا میں تشریف لے آئیں تو ہمارے محبوب ملکِ پاکستان اور بالخصوص ربوہ میں ضرور آئیں گے کیونکہ امام و کثوف پر ایمان کے اعتبار سے آج روئے زمین پر ان مشاہیر اسلام اور عشاقِ خیر الانام کے ہم مسلک اور ہم مذہب صرف احمدی ہیں۔ انہیں میں بزرگانِ سلف کے الہامی افکار و خیالات اور کشفی نظریات زندہ ہیں اور وہی ہیں جو آج منصبِ ختم نبوت کے تمام پہلوؤں پر علی وجہ البصیرت ایمان رکھتے ہیں جیسا کہ ہمارے موجود امام اور حضرت مہدی موعود کے خلیفہ ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے :

”خاتم الانبیاء زندہ باد بحیثیت ایک عارفانہ نعرہ کے ہمارا نعرہ ہے اور علم و عرفان نہ رکھنے والوں کے منہ سے نکلے تو مہجوبانہ نعرہ ہے البتہ یہ مہجوبانہ نعرہ سنکر بھی ہمارے دل خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے محبوب کے نور کی ایک جھلک کو تو انتوں نے دیکھ لیا خواہ ماضی کے دھندلوں ہی میں کیوں نہ دیکھا ہو۔ پس اگر کہیں یہ نعرہ بلند ہو تو آپ زیادہ شوق

سے، زیادہ پیار سے، اس کے اندر شامل ہوا کریں، دوسروں کی
 آواز اگر پہلے آسمان تک پہنچتی ہو تو آپ کی آواز ساتویں آسمان
 سے بھی بلند ہو کر خدائے عزوجل کے عرش تک پہنچے، تاہمارے
 آقا، ہمارے محبوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش
 ہوں کہ میرے کامل متبعین میرے عشق میں متانہ دار یہ نعرہ
 لگا رہے ہیں۔ خاتم الانبیاء زندہ باد^{۱۹۴}۔

۱۹۴ مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
 اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین ۵